Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی علٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وعلٰی عَبْدِہ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 53

شمارہ 18

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ

13 ربیع الاوّل 1425 ہجری، 4 ہجرت 1383 ہش 4 مئی 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 24 اپریل (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو صفائی اور پاکیزگی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ احباب پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

قسط: 2

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ مغربی افریقہ کی ایمان افروز روداد

غانا کی مختلف سیاسی، غیر سیاسی و مذہبی شخصیات کے ساتھ حضور انور کی ملاقات

صدر مملکت غانا کا جلسہ سالانہ کے شرکاء سے خطاب

☆ اشانٹی کے سب سے بڑے بادشاہ Osei Tutu II سے ملاقات ☆ مختلف احمدیہ سکولوں اور ہسپتالوں کا دورہ

18 مارچ تا 24 مارچ 2004

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ غانا کے دوران حسب معمول مصروف دن گزارے۔ حضور انور کے دورہ کی مختصر روئیداد پیش خدمت ہے:۔

چھٹا روز (۱۸ مارچ بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز فجر کی ادائیگی کے لئے اکرا مشن سے بستان احمد (جلسہ گاہ) کیلئے روانہ ہوئے اور بستان احمد میں نماز فجر پڑھانے کے بعد اکرا واپس تشریف لے آئے۔

''بستان احمد'' دارالحکومت اکرا (Accra) میں اگبوبا (Agbogba) اور اولڈ اشوماں (Old Ashongman) کے درمیان ۲۵ ر ایکڑ اراضی پر مشتمل جماعت احمدیہ غانا کی جلسہ گاہ ہے۔ یہ جگہ بے آباد تھی مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے اب آہستہ آہستہ آباد ہو رہی ہے۔ بجلی پانی اور سڑکیں بنائی گئی ہیں اور بہت سی عمارتیں بھی تعمیر ہوئی ہیں ۱۹۹۳ء سے غانا کا جلسہ سالانہ یہاں منعقد ہوتا ہے۔

۱۸ ر مارچ جلسہ کا دن تھا۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور درس بھی ہوئے۔ نماز فجر کے بعد مکرم عبد الوہاب بن آدم۔ امیر و مبلغ انچارج غانا نے احباب کو جلسہ سالانہ کی اہمیت بتائی اور بتایا کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ ہم میں موجود ہیں۔ یہ جماعت احمدیہ غانا کا ۷۵واں جلسہ سالانہ تھا جس میں غانا کے علاوہ سیرالیون، لائبیریا، نائجیریا، گنی کوناکری۔ آئیوری کوسٹ، امریکہ اور برطانیہ سے آنے والے احباب اور وفود نے شرکت کی۔

بستان احمد میں داخل ہوتے ہی دائیں طرف لجنہ اماء اللہ کی جلسہ گاہ تھی اور بائیں طرف مردانہ جلسہ گاہ تھی۔ اس کے سامنے دو اسٹیج بنائے گئے تھے۔ ایک سٹیج پر حضرت امیر المومنین، صدر مملکت غانا اور بعض وزراء تشریف فرما تھے۔ جبکہ دوسرے سٹیج پر ملکی و غیر ملکی اہم شخصیات اور چیف صاحبان موجود تھے۔ سٹیج کے ساتھ ایک اور کینوپی Canopy لگا کر مبلغین کرام اور بزرگان سلسلہ کیلئے کرسیاں لگائی گئی تھیں۔

باقی صفحہ (۲) پر

اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کیلئے ضروری ہے کہ انسان ظاہری و باطنی صفائی کا خیال رکھے

احمدی اور دیگر گھروں میں صفائی کا ایک خاص فرق نظر آنا چاہیے

دنیا بھر میں جماعتی عمارات کو وقار عمل کے ذریعہ صاف رکھنے کا پروگرام بنائیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 23 اپریل 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لنڈن)

قادیان (ایم ٹی اے) 23 اپریل تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اسلام ایک ایسا کامل و مکمل مذہب ہے جس میں بظاہر ہر چھوٹی نظر آنے والی بات کے متعلق بھی احکامات ہیں اور بظاہر چھوٹی نظر آنے والی باتیں دراصل انسان کی شخصیت کو ابھارنے والی اور اس کے کردار کو بنانے والی ہوتی ہیں۔ فرمایا ان باتوں میں سے ایک پاکیزگی اور صفائی ہے اللہ تعالیٰ پاکیزگی کو پسند کرتا ہے فرمایا۔ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کیلئے ضروری ہے کہ انسان ظاہری و باطنی صفائی کا خیال رکھے۔ غرضیکہ دونوں صفائیوں کی طرف توجہ دیں تا کہ ہماری روح اور جسم اللہ کی محبت کو جذب کرنے والے بن جائیں۔

باقی صفحہ (6) پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ اول

جلسہ گاہ میں داخل ہوں تو ایک خوبصورت گیٹ نظر آتا ہے جس کا ایک ستون غانا کے قومی پرچم کے رنگوں پر مشتمل جبکہ دوسرا ستون سفید اور کالے رنگوں (خدام الاحمدیہ کے رنگوں) پر مشتمل تھا۔ گیٹ کے اوپر ایک جانب Islam Stands for Peace کے الفاظ اور دوسری جانب Love for All, Hatret for none کے الفاظ تحریر ہیں۔ سٹیج کی بیک گراؤنڈ میں ایک منارۃ المسیح بنا کر پرندوں کو اڑتے دکھایا گیا تھا اور ساتھ ہی لکھا تھا Peace and Unity through Khilafat جلسہ گاہ کو آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور الہامات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے سجایا گیا تھا۔ بستان احمد کی چار دیواری پر نظر ڈالیں تو ہر طرف سفید اور کالے رنگ کے یونیفارم میں ملبوس خدام ڈیوٹی پر کھڑے نظر آتے تھے۔

دس بجکر تیس منٹ پر حضور انور پولیس کی گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کے سکواڈ میں جلسہ گاہ تشریف لائے تو صدر مملکت کی نمائندگی میں Tourism & Modernisation of Capital City کے وزیر Hon. Jake Obetsebi Lamptey نے حضور کا استقبال کیا۔ ان کے ساتھ اپر ویسٹ ریجن کے وزیر Hon. Mogtar Sahanoon اور Mines کے وزیر Hon. Haroon Majid بھی موجود تھے۔ خدام کے ایک دستہ نے حضور انور کے اعزاز میں گارڈ آف آنر پیش کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد پرچم کشائی ہوئی۔ منسٹر آف ٹورزم نے غانا کا قومی پرچم لہرایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اس کے ساتھ ہی نعرہ ہائے تکبیر کی صدائیں بلند ہوئیں۔

یہ سارا نظارہ ایم ٹی اے پر براہ راست ساری دنیا میں نشر کیا گیا۔ پرچم کشائی کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

جب حضور انور ایدہ اللہ جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تو ساری فضا نعرہ ہائے تکبیر کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ حضور انور پہلے مردوں کی طرف تشریف لے گئے اور ہاتھ ہلا کر ان کے نعروں کا جواب دیا۔ پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے جہاں مستورات نے سفید رومال ہلا کر پر جوش نعروں سے حضور انور کا خیر مقدم کیا۔ حضور انور کے دیدار سے ہر احمدی کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔ غانا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ حضور انور کا خطاب اور جلسہ سالانہ کی کارروائی ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں نشر کی گئی۔

جب حضور سٹیج پر تشریف لائے تو مکرم الحاج الحسن بن صالح ممبر کونسل آف سٹیٹ نے حضور کا استقبال کیا۔ مکرم امیر صاحب غانا نے ساری جماعت کی طرف سے حضور انور کو غانا کے ۷۵ ویں جلسہ سالانہ میں تشریف لانے پر خوش آمدید اور اہلاً وسہلاً ومرحبا کہا۔

دس بج کر پچاس منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرم حافظ احمد جبرئیل صاحب نائب امیر ثالث نے کی۔ اس کے بعد مکرم یعقوب ابوبکر صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ "یا عین فیض اللہ والعرفان" کے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ قصیدہ کے بعد تین احباب نے لوکل زبان میں Songs of Praises پیش کئے۔ بعدہ حضور انور ایدہ اللہ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

جس کا خلاصہ بدر 30 مارچ 2004 میں شائع ہو چکا ہے۔

خطاب کے دوران جب بھی حضور انور غانا کا ذکر فرماتے تو احباب بڑے زور و شور سے نعرے لگاتے۔

حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کے بعد مختلف شخصیتوں کے تہنیتی اور خیر سگالی پیغامات پڑھ کر سنائے۔ ان شخصیات میں الجیریا کے سفیر، Ga Traditional Council کے نمائندہ، کیتھولک بشپ کانفرنس کے نمائندہ، یونیورسٹی آف غانا (لیگون) کے وائس چانسلر، Holy Sea کے کارڈینل بشپ، برٹش ہائی کمشنر، غیر احمدیوں کے چیف امام کے نمائندہ شامل تھے۔ سب پیغامات میں حضور انور کی شمولیت پر خوشی اور جلسہ کی کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار تھا۔

پیغامات کا سلسلہ جاری تھا کہ صدر مملکت غانا H.E.John Agyekum Kufuor جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ ان کی آمد پر جلسہ گاہ ایک بار پھر لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر، احمدیت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔ حضور انور نے انہیں سٹیج پر خوش آمدید کہا۔

عزت مآب صدر مملکت نے حضور انور کی طرف مسکراتے ہوئے کہا: میں آپ کو غانین کے طور پر ہی دیکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میرا سٹیج پر آنے کا یہ مقصد ہے کہ میں حضور انور کو خوش آمدید کہنے کی خوشی میں آپ سب کے ساتھ برابر کا شریک ہوں۔ کیونکہ یہ قریباً ۸ سال یہاں غانا میں رہ کر اپنے ملک واپس تشریف لے گئے۔ اب اللہ تعالیٰ نے انہیں جماعت احمدیہ عالمگیر کا سربراہ بنا دیا ہے۔ یہ منفرد اعزاز ہے جس پر غانا کو فخر کرنا چاہئے۔ اس پر سارا جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا۔ اس کے بعد Tourism & Modernisation کے وزیر نے صدر مملکت کی تقریر پڑھ کر سنائی۔

اپنی تقریر میں انہوں نے کہا کہ مجھے احمدیہ جماعت کے سالانہ جلسہ میں شرکت سے خوشی ہوئی ہے۔ اور ساتھ ہی حضور انور کے غانا واپس آنے پر بھی خوش آمدید کہتا ہوں۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں غانا کے جلسہ سالانہ کی گولڈن جوبلی پر مبارکباد دی۔

جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے صدر مملکت نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ روحانی و اخلاقی تربیت کے علاوہ تعلیم اور صحت کے میدان میں بھی قابل قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے اور غانین لوگ اور حکومت غانا اس کی معترف ہے۔ اپنی تقریر کے آخر پر صدر مملکت نے حضور انور اور تمام احمدیوں سے غانا کے کامیاب اور پر امن انتخابات کے لئے دعا کی درخوست کی۔

تقریر کے اختتام پر جلسہ کی فضا ایک بار پھر نعروں سے گونج اٹھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ صدر مملکت کو گاڑی تک چھوڑنے آئے۔ اس کو کینیڈا کے ہائی کمشنر Hon.Jean Pierre Bolduc نے حضور انور کو بتایا کہ وہ حضور کی تقریر سے بہت متاثر ہوئے ہیں اور حضور نے جو باتیں بتائی ہیں وہ حقیقت پر مبنی ہیں اور وہ ان سے پوری طرح متفق ہیں۔

نماز ظہر و عصر کے بعد حضور انور اکرا مشن ہاؤس واپس تشریف لے گئے۔

چار بج کر تیس منٹ پر حضور انور دفتر میں تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ پانچ بجے سیرالیون اور لائبیریا سے آنے والے ۱۷ مبلغین کے ساتھ حضور کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں ملکی و جماعتی حالات اور ان کے کام اور کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور ہدایات فرمائیں۔ بعدہ حضور نماز پڑھانے کے لئے بستان احمد روانہ ہوئے۔

ساتواں روز ۱۹ مارچ بروز جمعۃ المبارک:

حضور انور ایدہ اللہ نے بستان احمد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں نشر کیا گیا۔ حضور انور نے اخلاق کے بارہ میں خطبات کا سلسلہ جاری رکھا اور 'احسان' کے بارہ میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ بدر 30 مارچ میں شائع ہو چکا ہے۔

نماز جمعہ کے بعد حضور انور مستورات کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ حضور انور کو دیکھتے ہی بھرپور نعرے لگائے گئے اور لا الہ الا اللہ کی صدائیں بلند ہونی شروع ہوئیں۔ اور رومال ہلا ہلا کر اپنے آقا سے محبت کا اظہار کیا گیا۔ حضور انور نے بھی ہاتھ ہلا کر ان نعروں کا جواب دیا۔ یہ بڑا روح پرور منظر تھا۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۴۲ ہزار تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ وہاں سے سیدھے ایک ہال میں تشریف لے گئے جہاں اپر ویسٹ (Upper West)، اپر ایسٹ (Upper East)، ناردرن ریجن اور برانگ اہافو ریجن سے آنے والے ۵۲ چیفس اور ائمہ حضور انور کے انتظار میں تھے۔ حضور انور نے انہیں شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور اکرا واپس تشریف لے گئے۔

اکرا مشن ہاؤس میں نائجیریا اور غانا کے کئی احمدی و غیر احمدی احباب نے حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا جن میں غانا کے سابق نائب صدر مملکت Prof.Evans Atta Mills، سابق وزیر دفاع Alhaj Mahama Idrisu، ڈپٹی منسٹر آف انرجی Hon. K.T.Hammond شامل تھے۔

شام سات بج کر پچیس منٹ پر جماعت احمدیہ غانا کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا گیا۔ اس کا انتظام مشن ہاؤس اور مسجد کے لان میں کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں مملکت غانا کے نائب صدر Alhaj Aliu Mahama بھی شامل ہوئے۔ انہوں نے مہمانوں سے خطاب کرتے ہوئے حکومت غانا اور اس کی عوام کی طرف سے حضور انور کو غانا میں خوش آمدید کہا اور کہا کہ جب سے آپ خلافت کے منصب پر فائز ہوئے ہیں یورپ سے باہر یہ پہلا سفر ہے جسے ہم Home Coming کہتے ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ غانا کی طرف سے شعبہ تعلیم، صحت اور زراعت کے میدان میں کی جانے والی خدمات کو سراہا۔

تقریب میں بہت سی سیاسی، غیر سیاسی اور مختلف طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے شرکت کی۔ حضور انور مختلف میزوں پر جا کر مہمانوں سے متعارف ہوئے اور ان میں گھل مل گئے اور تصویریں کھنچوائیں۔

مسجد کے دوسرے لان میں مستورات کے لئے بندوبست تھا۔ حضور وہاں تشریف لے گئے تو غانین احمدی خواتین نے مخصوص انداز میں حضور کو اہلاً وسہلاً ومرحبا کہا اور لا الہ الا اللہ کا ورد کیا۔

آٹھواں روز (۲۰ مارچ بروز ہفتہ):

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ آٹھ بج کر پچاس منٹ پر دعا کے ساتھ اشانٹی ریجن کے لئے روانہ ہوئے۔ دس بج کر بیس منٹ پر حضور انور اکرا سے ۱۲۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع "Bunso Arboretum" کے مقام پر رکے۔ یہ خوبصورت علاقہ قدرتی جنگل پر مشتمل ہے جہاں پرندوں، تتلیوں اور درختوں کی بے شمار اقسام موجود ہیں اور بکثرت پھلدار درخت ہیں۔ یہاں ایک اونچی پہاڑی پر انگریزوں کے زمانے کا تعمیر شدہ ایک خوبصورت ریسٹ ہاؤس موجود ہے جہاں حضور انور نے کچھ دیر آرام فرمایا۔

جب حضور انور یہاں پہنچے تو مکرم راغب ضیاء الحق صاحب مبلغ سلسلہ ایسٹرن ریجن، ریجنل صدر مکرم آئی بی محمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر شبیر حسین صاحب نے مقامی جماعت کے ہمراہ حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور اور آنے والے مہمانوں کی خدمت میں ناریل کا پانی اور پھل پیش کئے گئے۔

ہرے بھرے درختوں سے گھری یہ پہاڑی جگہ بے حد خوبصورت اور دلکش ہے۔ حضور انور نے فرمایا: مجھے غانا آئے ہوئے دو ماہ ہی ہوئے تھے کہ یہ جگہ دیکھنے آیا تھا۔ جب میں نارتھ (North) کا سفر کرتا تو واپسی پر یہاں ضرور آتا۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ بھی تشریف لا چکے ہیں۔ مکرم راغب ضیاء الحق صاحب نے حضور انور سے ایک سیمنٹ کے بلاک پر دعا بھی کروائی جسے کوفورڈوا (Koforidua) میں تعمیر کی جانے والی احمدیہ مسجد کی بنیاد میں رکھا جائے گا۔

گیارہ بجے کے بعد اسوکورے اور کماسی کے لئے روانہ ہوئے۔ اور بارہ بج کر پچیس منٹ پر احمدیہ ہسپتال اسوکورے (Asokore) پہنچے تو مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب نے مقامی احباب جماعت کے ہمراہ حضور انور کا استقبال کیا اس ہسپتال کا آغاز ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب کے والد محترم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے فرور ی ۱۹۷۱ء میں شروع کیا تھا۔ اس وقت یہاں نہ پکی سڑک تھی نہ بجلی۔ آپ لالٹین کی روشنی میں آپریشن کیا کرتے تھے۔ ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب یہاں ۱۹۷۴ء تک رہے۔ ان کے بعد ڈاکٹر سردار حمید احمد صاحب تشریف لائے ۔ ۱۹۸۳ء میں ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب کا تقرر ہوا۔ بفضل خدا گزشتہ ۲۱ سال سے آپ اس ہسپتال میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ آپ نے یہاں اپنے خرچ پر ایک مسجد کی تعمیر کی ہے جس کا نام مسجد "بیت المجیب" ہے۔

تین بج کر تیس منٹ پر حضور انور اسوکورے سے کماسی کے لئے روانہ ہوئے اور چار بجے کماسی پہنچے۔ مشن ہاؤس سے ایک کلومیٹر باہر ہی سڑک کے دونوں اطراف مرد و زن، بچے اور بچیاں ہزاروں کی تعداد میں احمدیت کے جھنڈے لہراتے ہوئے حضور کا استقبال کررہے تھے اور نعرے لگا رہے تھے۔

حضور انور جب مشن ہاؤس کے گیٹ میں داخل ہوئے تو قریباً ۶۰ بچیوں نے بڑی مترنم آواز سے ترانہ "سیدی، مشفقی، مرشدی، مہرباں" پڑھا۔ غانین بچوں کے منہ سے پیارے آقا کی محبت میں اردو ترانہ دل کو بہت بھارہا تھا۔ دل ان کی خلافت سے محبت پر واری ہوا جاتا تھا۔ یہ بچیاں سفید دوپٹے، سفید لباس پہنے ہوئے اور ہاتھوں میں احمدیت کے جھنڈے لہرارہی تھیں۔ حضور انور ان بچیوں کے ساتھ کھڑے ہوگئے اور ترانہ سنتے رہے۔ اس ترانہ کے بعد غانین احمدی بچیوں نے نظم " ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللہ" مترنم آواز سے پڑھی۔ حضور انور نے یہ نظم سنی اور بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ حضور انور نے اپنے استقبال کے لئے آنے والے غیر احمدی چیفس اور آئمہ کو شرف مصافحہ بخشا۔ ریجنل صدر مکرم عبداللہ ناصر بوانگ صاحب نے حضور انور کو ایک سکارف پہنایا جس پر "Welcome to Ashanti Region" کے الفاظ لکھے تھے۔ ایک طفل عدنان ابوبکر نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

چار بج کر پچیس منٹ پر حضور انور نے کماسی کی تین منزلہ بہت خوبصورت اور وسیع و عریض مسجد میں نماز ظہر و عصر پڑھائی اور اس پر نصب یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ اس وقت ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب موجود تھے۔ غیر احمد چیف اور آئمہ نے بھی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ نماز ادا کی۔ اس مسجد میں چھ ہزار نمازیوں کے نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔

نماز ادا کرنے کے بعد حضور انور مسجد کی تیسری منزل کی بالکنی پر تشریف لے گئے۔ مسجد کے احاطہ میں ہزارہا افراد اپنے آقا کے دیدار کے منتظر تھے۔ حضور انور کا چہرہ مبارک دیکھنا ہی تھا کہ ہر طرف سے نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے۔ احباب کی خوشی و مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ ہجوم بڑے جوش و خروش سے نعرے لگا رہا تھا۔ اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللّٰہ کے فلک شگاف نعروں سے مسجد کی فضا گونج رہی تھی۔ یہ انبوہ کثیر جب کورس کی شکل میں لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللہ پڑھتا تو دلوں پر عجیب کیفیت طاری ہوتی۔ منظر ناقابل بیان ہے۔ ہر طرف اسلام احمدیت زندہ باد، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، حضرت مرزا غلام احمد کی جے، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد، لبیک لبیک کے الفاظ کورس کی شکل میں پڑھے جارہے تھے۔

حضور انور مسلسل دس منٹ تک متبسم چہرہ کے ساتھ ہاتھ ہلا ہلا کر مشتاقان دید کے والہانہ نعروں کا جواب دیتے رہے۔ حضور انور نے وزیٹر بک پر دستخط بھی فرمائے۔

چار بج کر پچاس منٹ پر حضور تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ جب حضور انور سکول کے گیٹ پر پہنچے تو طلباء کی قطاریں سڑک کے دونوں اطراف غانا اور جماعت احمدیہ کے جھنڈے لئے مستعد کھڑی تھیں۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر نے حضور انور کا استقبال کیا اور سکول کے آرمی کیڈٹ نے حضور انور کے اعزاز میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔

یہ سکول ہندوستان سے باہر جماعت احمدیہ کے تحت کھلنے والا پہلا ادارہ ہے۔ اس کا آغاز ۳۰ رجنوری ۱۹۵۰ء کو ہوا تھا اور ڈاکٹر سفیر الدین صاحب پی ایچ ڈی لندن اس کے پہلے پرنسپل مقرر ہوئے۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے سکول کے طلباء کی تعداد ۱۵۰۰ سے زائد ہے اور سٹاف کی تعداد ۹۷ ہے۔ سکول کے قریبی دو سڑکوں کے نام احمدیہ روڈ، اور مولوی حکیم روڈ (جو حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب حکیم مبلغ سلسلہ کے نام پر) رکھے گئے ہیں۔

حضور انور نے سکول کے لان میں ایک پودا لگایا۔ اور سکول کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا۔ سکول میں ایک فوارہ بھی ہے جس کو منارۃ المسیح کی شکل پر تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ فوارہ مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب نے بنوایا تھا۔ آپ اس سکول کے دوسرے پرنسپل تھے۔

حضور انور نے سٹاف کو بھی شرف مصافحہ سے نوازا اور پھر دفتر میں تشریف لے گئے جہاں حضور نے سابق ہیڈ ماسٹرز کی تصاویر اور وہ ٹرافیاں دیکھیں جو اس سکول نے جیتی ہیں۔ یہاں سٹاف، سکول اور اولڈ سٹوڈنٹس کی طرف سے تحائف پیش کئے گئے۔ اس موقع پر حضور انور کو غانا کا روایتی کپڑا پہنایا گیا۔ بعد میں حضور انور نے طلباء، بورڈ آف گورنرز اور کیڈٹ کور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

حضور نے سکول کی وزیٹنگ بک پر تحریر فرمایا کہ:

"خدا کے فضل سے سکول بے حد ترقی کررہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سابقہ ہیڈ ماسٹر صاحبان اور سٹاف پر اپنا فضل فرمائے اور انہیں جزائے خیر دے جنہوں نے قربانیاں کیں اور سکول کی ترقی و بہبود میں اپنا خون پسینہ ایک کیا۔ اللہ تعالیٰ موجودہ لیڈر شپ کو بھی جو Energetic اور بہت محنتی معلوم ہوتے ہیں جزائے خیر دے اور ان پر اپنا فضل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے سٹاف اور طلباء کو سکول کے لئے بے حد محنت کرنے اور سکول کا نام ملک کے دوسرے سکولوں سے اونچا کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ملک کے وفادار شہری بنائے۔ آمین

بعدہ حضور جماعت احمدیہ غانا کے تبلیغی و تربیتی سنٹر 'بوآڈی' (Boadi) کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور نے تبلیغی و تربیتی سنٹر کا معائنہ فرمایا۔ یہاں مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید، نائب امیر ثالث نے حضور انور کا استقبال کیا۔ یہ دو منزلہ عمارت پر مشتمل ہے جس میں کمپیوٹر سنٹر، لائبریری اور دیگر دفاتر ہیں۔ حضور نے اس عمارت میں موجود ایک نمائش بھی دیکھی اور کلاس رومز وغیرہ کا معائنہ بھی فرمایا۔ یہاں نو احمدی چیف صاحبان اور ائمہ کرام کے لئے دو ہفتے اور چھ ماہ کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔ یہ دونوں سنٹر ڈاکٹر محمد یوسف اڈوسئی (Edusei) نے اپنے خرچ پر بنا کر جماعت کو دیئے ہیں۔ ان سنٹرز کے معائنہ کے دوران خواتین کا ایک گروپ مسلسل 'اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَآءِ جَآءَ الْمَسِيْح ، جَآءَ الْمَسِيْح' کے الفاظ کورس کی صورت میں پڑھ رہا تھا۔ یہاں داعیان الی اللہ نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

چھ بجے حضور انور احمدیہ مسلم ہومیو کلینک اور طاہر ہومیو کمپلیکس بوآڈی، کماسی، تشریف لے گئے جہاں ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب، ان کی اہلیہ ڈاکٹر مبشرہ نسیم صاحبہ اور ڈاکٹر احمد اباکا (Ahmad Abeka) نے کلینک کے عملہ کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ اس کلینک کا آغاز اکرا سے ہوا تھا۔ ہومیو پیتھی غانا میں ایک نئی اور اجنبی چیز تھی۔ آغاز میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ شروع میں گلوبیولز مرکز سے منگوائے جاتے۔ بعد میں ڈاکٹر صاحب کی دن رات کی محنت کے باعث غانا میں گلوبیولز بنانے کا تجربہ کامیاب رہا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ یہ گلوبیولز لندن، جرمنی اور افریقہ کے ممالک کو بھجوائے جاتے ہیں۔ مرکز کی اجازت سے گلوبیولز کے علاوہ بائیو کیمک ادویہ، پلاسٹک کی شیشیاں اور ڈراپرز وغیرہ بنانے کی مشینیں لگائی جاچکی ہیں۔

حضور انور نے کلینک کا معائنہ فرمایا اور دفتر اور ڈسپنسری دیکھی۔ حضور تمام شعبہ جات میں تشریف لے گئے اور ساری مشینیں دیکھیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک مسجد اپنے خرچ پر بنوائی ہے جس کا نام 'مسجد بیت الشکور' ہے۔ یہاں بھی بچیوں نے سیدی مشفقی والا ترانہ گایا۔ حضور انور ان بچیوں کے ساتھ بیٹھ گئے اور تصویریں کھنچوائیں اور ان سے پیار فرمایا۔ چھ بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور نے احمدیہ مسجد کماسی میں نمازیں پڑھائیں اور آسوکورے کے لئے روانہ ہوئے۔

نواں روز (۲۱ رمارچ بروز اتوار) :

حضور انور ایدہ اللہ نے فجر کی نماز آسوکورے کی مسجد بیت المجیب میں پڑھائی۔ ٹاؤن کے بہت سے احمدیوں نے حضور انور کے ساتھ نماز ادا کی۔

مکرم ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب نے حضور کی آمد کی خوشی میں ہسپتال کو بڑی خوبصورتی سے سجایا تھا۔ گیٹ پر اھلاً وسھلاً ومرحبا کا بینر آویزاں تھا۔ ہر طرف پھول آویزاں تھے۔ رہائش گاہ اور مسجد کے درمیان ایک گیٹ بنایا گیا تھا جس پر ایک طرف 'سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ' اور دوسری طرف "در دلم جوشد ثنائے سرورے......" کے الفاظ درج تھے۔ مسجد پر لکھے کلمہ طیبہ، ہسپتال کے سائن بورڈ اور اس گیٹ کو بجلی کے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ ساری رات بجلی کے یہ جلتے بجھتے قمقمے بے حد پیارا اور دلکش منظر پیش کررہے تھے۔

نو بج کر بیس منٹ پر علاقہ کے معزز احباب نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ان میں غیر احمدی امام اور چیف صاحبان، ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو اور ڈسٹرکٹ پولیس کمانڈر شامل تھے۔ علاقہ کے چیف صاحبان نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں ایک روایتی کرسی پیش کی اور حضور انور سے اس پر بیٹھنے کی درخواست بھی کی۔ حضور انور اس پر تشریف فرما ہوئے تو ایک چیف نے کہا کہ اس طریق عمل سے گویا آپ آسوکورے کو اپنا دوسرا شہر قرار دے رہے ہیں۔ اس تقریب میں غیر احمدیوں میں سے تیجانیہ اور اہل السنۃ کے آئمہ اور کیتھولک چرچ کے نمائندے بھی شامل تھے۔

اس موقعہ پر مکرم علیم محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی بچی عزیزہ ثناء محمود کی آمین ہوئی۔ عزیزہ نے چھ سال پانچ ماہ کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کیا ہے۔ حضور نے عزیزہ کو بلا کر اس سے قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور احمدیہ ہسپتال آسوکورے تشریف لے گئے جہاں ہسپتال کے سٹاف کو مصافحہ کا شرف بخشا اور ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہسپتال کے وارڈ میں تشریف لے گئے جہاں مریضوں سے حال دریافت فرماتے رہے۔ ان مریضوں میں سے ایک کا تعلق مالی (Mali) سے تھا۔ حضور نے مختلف وارڈز اور آپریشن تھیٹرز کا دورہ فرمایا اور آخر پر مسجد 'بیت المجیب' پر نصب ایک تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی۔

۹ بج کر پینتالیس منٹ پر حضور احمدیہ سیکنڈری سکول آسوکورے تشریف لے گئے۔ اس سکول کا آغاز ۱۹۷۱ء میں ہوا تھا اور اس کے پہلے ہیڈ ماسٹر مکرم مبارک احمد صاحب مقرر ہوئے تھے۔ یہ سکول ۵۳ ر ایکڑ کی اراضی پر مشتمل ہے۔ سکول کے گیٹ سے باہر ہی پرائمری سکولوں کے طلبا کی کثیر تعداد سڑک کے دونوں جانب کھڑی تھی۔ یہ طلبا رومال ہلا ہلا کر حضور انور کا خیر مقدم کررہے تھے۔ سکول کے گیٹ پر "Islam means Peace" کا بینر آویزاں تھا۔ حضور کی گاڑی جونہی گیٹ کے اندر داخل ہوئی تو راستے کے دونوں اطراف جونیئر سیکنڈری سکول اور

سینئر سیکنڈری سکول کے بچے ترتیب اور سلیقے کے ساتھ کھڑے غانا اور احمدیت کے جھنڈے لہرا کر حضور کا استقبال کر رہے تھے۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر Mr.Yeboah Druye اور مکرم علیم محمود صاحب مبلغ سلسلہ نے دیگر سٹاف کے ہمراہ حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضور کے گلے میں ایک سکارف پہنایا گیا جس پر لکھا تھا:

Hazrat Khalifatul Masih V Amas Asokore Wishes you well

سکول کے برآمدوں، درختوں پر ہر طرف پیپر ربن سے بنائے گئے خوبصورت پھول آویزاں تھے۔ حضور انور نے مختلف شعبوں میں سے سائنس لیبارٹریز، کلاس رومز اور کمپیوٹر سنٹر دیکھا۔ حضور نے ایک زیر تعمیر بلاک پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ حضور نے ایک نمائش کا معائنہ بھی کیا۔ جس میں کساوہ، یام وغیرہ سے تیار شدہ مختلف کھانے پیش کئے گئے تھے۔ حضور نے سکول کی نو تعمیر شدہ مسجد پر نصب تختی کی نقاب کشائی بھی فرمائی۔

دس بج کر بیس منٹ پر احمدیہ ہسپتال آسوکورے کی طرف واپس روانگی ہوئی جہاں لجنہ کی ممبرات نے حضور انور کے ساتھ کچھ وقت گزارا۔

اس کے بعد اشانٹی کے سب سے بڑے بادشاہ Asante Hene کے محل پہنچے جہاں علاقہ کے دیگر چیف صاحبان اور Elders نے حضور کا استقبال کیا۔ مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب نے حضور انور کا تعارف اشانٹی ہینی سے کروایا اور بتایا کہ حضور انور کی غانا آمد کا مقصد جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت اور جماعت کے سکولوں اور ہسپتالوں کا جائزہ لینا ہے۔

مکرم امیر صاحب نے اشانٹی ہینی کی طرف سے کھلنے والے Otumfo Education Fund کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ فنڈ کی لانچنگ لندن میں ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس کے لئے ایک خطیر رقم مرحمت فرمائی تھی۔

حضور انور نے اپنے خطاب میں اشانٹی ہینی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا یہاں آنے کا مقصد آپ سے ملاقات تھا۔ جس طرح امیر صاحب نے میرے اس دورے کو Home Coming قرار دیا ہے میں بھی واقعی اس کو ہوم کمنگ ہی Consider کرتا ہوں۔ حضور انور نے غانین عوام کا ان کے والہانہ استقبال کرنے پر شکریہ ادا کیا اور جماعت کے ہسپتالوں اور سکولوں کے لئے دی جانے والی امداد اور جگہوں کی فراہمی پر شکریہ ادا کیا دیگر چیفوں نے بھی اپنی تقاریر میں حضور انور کے دورہ اور جماعت کی خدمات کو سراہا۔ حضور انور نے اشانٹی ہینی کو ایک سلور شیلڈ اور ایک قالین بطور تحفہ دیا جو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ اشانٹی ہینی کی طرف سے اشانٹی بادشاہت کا ایک Symble جو ایک جانور Porcupine کی شکل پر مشتمل ہے اس کا ایک Clip حضور انور کی شیروانی پر لگایا۔ اس پر ایک چیف نے کہا کہ اس کے ذریعہ ہم نے آپ کو اشانٹی قبیلہ کا شہری بنالیا ہے۔

حضور نے اشانٹی ہینی کے لئے اجتماعی دعا کروائی تو اشانٹی ہینی نے کہا کہ میری تسلی نہیں ہوئی آپ میرے قریب ہو کر دعا کریں۔ اس پر حضور انور ان کے قریب تشریف لے گئے اور کچھ دیر ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کے لئے دعا کرتے رہے۔ حضور نے وزیٹر بک پر دستخط بھی فرمائے۔

وہاں سے رخصت ہو کر احمدیہ ہسپتال کوکوفو (Kokofu) (اشانٹی) پہنچے جہاں ڈاکٹر محمد بشیر صاحب نے اپنے سٹاف کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ یہ ہسپتال نصرت جہاں سکیم کے تحت پانچ مہینے کے اندر کھلنے والا پہلا ہسپتال ہے۔ جس کے انچارج بریگیڈیئر ڈاکٹر غلام احمد صاحب مقرر ہوئے۔ کوکوفو کے چیف کوکوفو سے پیدل چل کر کماسی پہنچے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں ہسپتال کھولنے کی درخواست کی تھی۔ جسے حضور نے منظور فرمالیا۔

یہ ہسپتال مجلس نصرت جہاں کے تحت کھلنے والا پہلا ہسپتال ہے۔ حضور انور کے استقبال کے لئے ارد گرد کی جماعتیں کثیر تعداد میں موجود تھیں۔ خدام ڈیوٹی پر کھڑے تھے۔ احباب ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ یہ ۸۰ بیڈ پر مشتمل ایک خوبصورت ہسپتال ہے۔ حضور نے اس ہسپتال کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے ہسپتال کی مسجد کا بھی افتتاح فرمایا اور مسجد پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ جب حضور ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ تشریف لے گئے تو بچوں نے 'حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی' مترنم آواز میں پڑھی۔ حضور نے وزیٹر بک پر دستخط بھی فرمائے۔

اس کے بعد حضور ٹیچی مان (Techiman) کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستہ میں Lake Bosumtwe پر رکے۔ حضور انور نے اس کے قریب واقع ایک ہوٹل کی دوسری منزل پر جا کر اس کا نظارہ فرمایا۔ کہتے ہیں یہ ایک قدرتی جھیل ہے جو ہزار سال قبل آتش فشاں پھٹنے سے پیدا ہوئی تھی۔ بعد میں ٹیچی مان روانہ ہو گئے۔

حضور انور سات بج کر دس منٹ پر ٹیچی مان کی حدود میں داخل ہوئے۔ حضور انور ہسپتال جانے والی "احمدیہ روڈ" پر پہنچے تو سڑک کے دونوں جانب کھڑے احباب کی کثیر تعداد نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ جب حضور ہسپتال پہنچے تو مکرم ڈاکٹر رشید احمد بھٹی صاحب، مکرم یوسف بن صالح صاحب مبلغ سلسلہ اور ریجنل صدر مکرم یوسف اڈوسی صاحب نے حضور کا استقبال کیا۔ برانگ اہافو ریجن کی مختلف جماعتوں سے کثیر تعداد میں آئے ہوئے احباب و خواتین نے پر جوش نعروں سے حضور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے ہسپتال کے اندر کھڑے احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا اور عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور ہاتھ ہلا کر نعروں کا جواب دیا۔ نماز مغرب و عشاء پڑھائی۔ حضور انور نے رات ٹیچی مان میں قیام فرمایا۔

دسواں روز (۲۲ر مارچ بروز سوموار):

پانچ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور نے احمدیہ ہسپتال ٹیچی مان کے احاطہ میں واقع احمدیہ مسجد میں نماز فجر پڑھائی۔ آٹھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر ہسپتال کے معائنہ کے لئے تشریف لائے تو ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے وقار کے ساتھ کھڑے سٹاف سے مصافحہ فرمایا۔ اور احمدیہ ہسپتال ٹیچی مان کے مختلف شعبہ جات میں سے آپریشن تھیٹرز، لیبارٹری، ایکسرے مشین، ڈسپنسری اور وارڈز دیکھے۔ حضور انور ساتھ ساتھ مکرم ڈاکٹر رشید احمد بھٹی صاحب سے ان شعبہ جات کے بارہ میں معلومات بھی دریافت فرماتے رہے۔ حضور انور نے ہسپتال کے معائنہ کے آخر پر ہسپتال کے احاطہ میں مدفون ڈاکٹر قدسیہ خالد ہاشمی صاحبہ مرحومہ کی قبر پر دعا کی۔ (مکرم ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب کی اہلیہ)۔ ان دونوں میاں بیوی نے اس ہسپتال میں بارہ سال خدمت کی توفیق پائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دورہ غانا کے دوران اکرا میں حضور کا استقبال کرنے کے بعد واپس ٹیچی مان جاتے ہوئے ایک کار ایکسیڈنٹ میں ۱۶ فروری ۱۹۸۸ء کو ڈاکٹر صاحبہ انتقال کر گئیں تھیں۔ انہیں یہیں دفن کیا گیا۔ ان کے نام پر ہسپتال کا ایک وارڈ "قدسیہ وارڈ" کہلاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جب اپنے دورۂ غانا کے دوران ٹیچی مان پہنچے تو حضور انور نے اپنے خطاب میں ڈاکٹر صاحبہ مرحومہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ڈاکٹر صاحبہ کی وفات سے جو دکھ اور صدمہ مجھے پہنچا ہے اس نے میرے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ حضور انور نے ہسپتال میں ایک نو تعمیر شدہ وارڈ پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔

احمدیہ مسلم ہسپتال ٹیچی مان (Techiman) کا آغاز ۲۶ ستمبر ۱۹۷۱ء کو ہوا۔ اس کا آغاز بڑا ایمان افروز ہے۔ ہسپتال کے رسمی افتتاح سے قبل ہی شدید مشکلات پیش آئیں۔ ۳ر مارچ ۱۹۷۱ء کو ہسپتال شروع کرنے کے لئے مکرم ڈاکٹر بشیر احمد خاں صاحب گھانا پہنچ چکے تھے مگر علاقہ کے عیسائی میڈیکل آفیسر نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ "ٹیچی مان میں پہلے ہی دو ہسپتال موجود ہیں۔ اس لئے اس ہسپتال کے اجراء کی اجازت نہ دی جائے۔"

الٰہی تصرف سے چند دنوں بعد ہی وہاں کا ایک ڈاکٹر فوت ہو گیا پھر چند دنوں بعد جیسا کہ دوسرے ہسپتال کا ڈاکٹر خود بیمار تھا وہاں ایک ایمرجنسی کیس آ گیا جس میں آپریشن کی ضرورت تھی۔ اس ہسپتال کے ملازمین رات کو ہمارے ڈاکٹر صاحب کے پاس آئے کہ وہاں جا کر مریض کا آپریشن کر دیں۔ چونکہ کام کرنے کی اجازت نہ تھی اس لئے آپ نے انکار کر دیا۔ ملازمین نے اصرار کیا کہ انسانی جان کا سوال ہے خدا کے لئے آ جائیں۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اس مریض کا آپریشن کیا اور مریض اللہ کے فضل سے روبصحت ہو گیا۔ اس طرح تائید غیبی سے محکمہ صحت پر احمدیہ ہسپتال کے قیام کی ضرورت آشکار ہوئی۔ چنانچہ پھر جلد ہی ۲۶ ستمبر ۱۹۷۱ء کو ہسپتال کے افتتاح کی باقاعدہ تقریب عمل میں آئی۔

آٹھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور نے احباب جماعت کو الوداعی سلام کہا اور دعا کے ساتھ وا (Wa) اپر ویسٹ ریجن کے لئے روانہ ہوئے۔ قریباً چھ گھنٹے کے طویل اور تھکا دینے والے سفر کے بعد حضور انور پونے تین بجے WA مشن ہاؤس پہنچے۔ ٹیچی مان سے 'وا' جانے والی ۱۹۵ میل لمبی سڑک میں سے ۱۷ میل کا حصہ کچا ہے اور اتنی گرد پائی جاتی ہے کہ کچھ بھائی نہیں دیتا کہ کدھر جا رہے ہیں۔ نہ اگلی گاڑی نظر آتی ہے نہ پچھلی۔ اس گرد و غبار میں اندازہ لگا کر ہی سڑک پر رہنا پڑتا ہے۔ سڑک میں چھوٹے چھوٹے گڑھے ہونے کی وجہ سے اس قدر جھٹکے لگتے ہیں کہ خدا پناہ۔ یہ ۱۷ میل کا سفر قریباً چار گھنٹے میں طے ہوا۔ اگر یہ حصہ پختہ سڑک پر مشتمل ہوتا تو سارا سفر تین، ساڑھے تین گھنٹے کا بنتا ہے۔

حضور انور کی گاڑی مسلسل 'وا' کی جانب عازم سفر تھی۔ 'وا' کی حدود میں داخل ہوئے تو سڑک کے دونوں طرف خدام اور لجنہ نے نعرہ ہائے تکبیر سے حضور انور کا استقبال کیا۔ مشن ہاؤس تک پہنچنے کے لئے ابھی دو میل کا سفر باقی تھا۔ اس سارے راستہ میں احباب جماعت مختلف گروپس اور ٹولیوں کی صورت میں حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ سڑکوں پر خوش آمدید اور اہلاً وسہلاً و مرحبا کے بینرز لگے ہوئے تھے۔

مکرم عنایت اللہ صاحب زاہد مبلغ سلسلہ، مکرم خالد محمود صاحب ریجنل صدر، مکرم عمر فاروق یحییٰ صاحب مبلغ سلسلہ اور ریجنل منسٹر Mr.Mogtavi Sahanon نے حضور کا استقبال کیا اور حضور انور کے گلے میں ایک سکارف پہنایا جس پر اہلاً وسہلاً و مرحبا کے الفاظ درج تھے۔ عزیزہ عائشہ اور عزیزان انصر احمد اور شمر احمد نے حضور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

حضور کی گاڑی مشن ہاؤس پہنچی تو احمدیوں کی بھاری تعداد استقبال کے لئے موجود تھی۔ سب احمدی احباب سفید لباس میں ملبوس نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے تھے۔ اور اہلاً وسہلاً و مرحبا کے الفاظ پڑھ رہے تھے۔

خدام کی حضور انور پر وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ جب انہوں نے دیکھا کہ حضور کی گاڑی مٹی سے اٹی پڑی ہے تو وہ گاڑی کے دونوں طرف بھاگنے لگے۔ بھاگتے بھاگتے حضور انور کی چلتی ہوئی گاڑی مشن ہاؤس پہنچنے سے پہلے ہی صاف کر ڈالی۔ حضور انور کے استقبال کے لئے لاؤڈ سپیکر پر احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے نعرے بلند کر رہے تھے۔ حضور انور لجنہ کی طرف بھی تشریف لے گئے اور ہاتھ ہلا کر ان کے والہانہ نعروں کا جواب دیا۔ حضور نے Elders کو جو ایک قطار میں کھڑے تھے شرف مصافحہ بخشا۔

WA کی جماعت اپنی بے مثال قربانیوں کی وجہ سے غانا میں خاصی جانی پہچانی ہے۔ 'وا' میں احمدیت کے حوالہ سے سب سے پہلے محترم امام صالح حسن صاحب کا نام آتا ہے جن کی شدید مخالفت ہوئی۔ ابتدائی احمدیوں کو شہر بدر کر دیا گیا۔ انہیں مخالفین کی طرف سے شدید تکالیف اور دکھ دیکھنے پڑے۔ امام صالح حسن صاحب کے بعد امام مومن صاحب، امام عبدالسلام اسحٰق صاحب اور امام یحییٰ عثمان صاحب کا نام تاریخ میں ملتا ہے جنہوں نے شدید مخالفت کے باوجود جماعت کو مضبوط اور مستحکم کیا۔ آج خدا تعالیٰ کا اتنا فضل ہے کہ 'وا' میں جماعت کی

اکثریت ہے اور مخالفین کی تعداد مسلسل کم ہو رہی ہے۔ اس ریجن کے منسٹر احمدی ہیں۔

حضور انور نے چار بج کر چالیس منٹ پر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد کے احاطہ سے باہر مکرم امام صالح حسن صاحب اور دیگر ائمہ کی قبروں پر دعا کی۔

پانچ بج کر ۲۰ منٹ پر حضور انور نے 'وا' میں Limanyiri کے مقام پر نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ حضور انور نے اس پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اس مسجد میں پانچ صد افراد کے نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔

اس کے بعد حضور انور 'وا' سے قریباً دس کلو میٹر دور واقع ایک گاؤں 'کالیو' (Kaleo) تشریف لے گئے۔ یہاں جماعت کا ایک ہسپتال واقع ہے۔ یہ ہسپتال اور ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ سردست کرایہ کا ایک مکان ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر کی رہائش گاہ قریباً تکمیل کے مراحل پر ہے۔ حضور انور نے زیر تعمیر رہائش گاہ کا معائنہ فرمایا اور اس پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرما کر دعا کرائی۔

Kaleo میں حضور انور کا استقبال کرنے والوں میں اس علاقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ اور پارلیمنٹ میں اپوزیشن لیڈر Hon. Alban Bagbin بھی موجود تھے۔ احباب کی کثیر تعداد اس موقع پر موجود تھی۔ حضور انور نے ہسپتال کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور آخر پر ڈاکٹر نصر اللہ حمید صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔

چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور نصرت جہاں ٹیچرز ٹریننگ کالج کے لئے روانہ ہوئے۔ پندرہ منٹ کے سفر کے بعد حضور انور کالج پہنچے۔ اس کا آغاز ۱۹۷۱ء میں نصرت جہاں گرلز اکیڈمی کے نام سے ہوا تھا۔ اس کی پہلی ہیڈ مسٹرس محترمہ نعیمہ شکیل صاحبہ اہلیہ مکرم شکیل احمد منیر صاحب تھیں۔ ۱۹۸۴ء میں حکومت غانا کی اس خواہش پر کہ جماعت احمدیہ ٹیچرز ٹریننگ کالج کھولے۔ اس سکول کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اجازت سے ٹیچرز ٹریننگ کالج میں تبدیل کر دیا گیا۔ غانا میں قائم ہونے والا یہ پہلا مسلم ٹریننگ کالج ہے۔ اس کالج کے پہلے پرنسپل مکرم مسعود احمد شمس صاحب تھے۔ کالج ۱۵۰ ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے۔ حضور نے کالج میں ایک جگہ نصب تختی کی نقاب کشائی فرما کر دعا کرائی۔

حضور انور نے کالج کا معائنہ بھی فرمایا اور 'عبدالسلام لائبریری' بھی دیکھی۔ کالج میں ایک بلاک 'نعیمہ بلاک' سے موسوم ہے۔ حضور انور نے کالج میں زیر تعمیر لیبارٹریز بھی دیکھیں۔ حضور نے کالج کے کمپیوٹر سنٹر کے مکمل ہونے پر ۲۰ کمپیوٹر دیئے جانے کا ارشاد فرمایا نیز ریجنل منسٹر سے فرمایا کہ آپ اس کو جلد مکمل کروائیں اور ان کی بھرپور مدد کریں۔ حضور نے کالج کی مسجد کا معائنہ بھی فرمایا۔ یہ غانا میں احمدیہ سیکنڈری سکولوں میں بننے والی مساجد میں سے پہلی مسجد ہے۔ حضور انور نے کالج کی وزیٹر بک پر درج فرمایا:

'کالج کی ترقی کی رفتار غیر معمولی ہے۔ اللہ تعالیٰ پرنسپل اور سٹاف کو اپنی بھرپور صلاحیتوں کے ساتھ اس ادارے کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔'

تمام طلباء اور اساتذہ ایک جگہ جمع تھے۔ حضور انور وہاں پہنچے تو طلباء اور اساتذہ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کورس کی صورت میں پڑھا اور لاؤڈ سپیکر کی مدد سے فلک شگاف نعرے لگائے۔ حضور نے ہاتھ ہلا کر والہانہ نعروں کا جواب دیا۔

نماز مغرب وعشاء پڑھانے کے بعد حضور انور ریجنل منسٹر کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ ریجنل منسٹر نے ریجن اور ڈسٹرکٹ کی سطح پر مختلف شعبہ جات کے نگران، سیاسی و مذہبی رہنما اور مختلف طبقہ ہائے فکر کے معززین کو مدعو کر رکھا تھا۔ حضور انور کی دعا سے استقبالیہ کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد ریجنل منسٹر نے حضور انور کو غانا اور بالخصوص اپر ویسٹ ریجن کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ انہوں نے کہا:

ہمارے ریجن کی ترقی و بہبود میں جماعت احمدیہ ہماری پارٹنر ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے شعبہ صحت اور شعبہ تعلیم میں کی جانے والی خدمات سے لوگوں کو بے حد فائدہ ہوا ہے۔ ہم اس پر جماعت احمدیہ کے بے حد شکرگزار ہیں۔

انہوں نے شعبہ صحت کے میدان میں ریجن کو پیش آمدہ مسائل کا ذکر کرتے ہوئے اس شعبہ میں مزید مدد دیئے جانے کی درخواست کی اور ڈاکٹروں کی کمی کا ذکر بھی کیا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے تمام مہمانوں کے اس تقریب میں شریک ہونے پر شکریہ ادا کیا۔ حضور انور باری باری مہمانوں کے پاس تشریف لے جاتے اور ریجنل منسٹر حضور کا سب سے تعارف کرواتے۔ یہ تقریب آٹھ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور WA مشن ہاؤس میں اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

گیارھواں روز (۲۳ مارچ بروز منگل):

آٹھ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور نے مختلف فیملیز کو شرف ملاقات بخشا۔ ملاقاتوں سے قبل حضور انور نے ایک مخلص احمدی Umar Kyieniche کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یہ خاندان علاقہ میں بتوں کا پجاری تھا۔ آپ خاندان کے سربراہ تھے۔ جب آپ پر احمدیت کی صداقت آشکار ہوئی تو اپنی لیڈری چھوڑ کر احمدیت کو قبول کر لیا اور آخر دم تک مضبوطی سے قائم رہے۔

بعدہ حضور انور ایدہ اللہ تمالے (Tamale) کے لئے روانہ ہوئے۔ دس بج کر پچیس منٹ پر 'سولہ' (Sawla) نامی مقام پر پہنچے جہاں تک سڑک پکی ہے۔ اس کے بعد ۱۲۸ میل کچی سڑک ہے۔ دھول اور گرد و غبار میں قافلہ رواں دواں ہوا۔ دو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ریجنل صدر صاحب کے گھر پہنچے تو احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد نے نعرہ تکبیر سے حضور انور کا پرشوکت استقبال کیا۔ دو بچیوں نے حضور انور کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ مکرم عبدالحمید میر صاحب مبلغ سلسلہ ناردرن ریجن اور مکرم نورالدین مومن صاحب ریجنل صدر نے حضور کا استقبال کیا۔

چار بج کر تیس منٹ پر حضور انور تمالے کی احمدیہ مسجد پہنچے۔ یہ دو منزلہ مسجد ہے جس کی نچلی منزل تعمیر ہو چکی ہے اور دوسری منزل زیر تعمیر ہے۔ حضور انور نے تعمیر شدہ منزل پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ دوسری منزل بھی چھ ماہ میں مکمل کروائی جائے۔ اس مسجد میں چار ہزار نمازیوں کے لئے گنجائش ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں مکرم ڈاکٹر یوسف ایڈوسی صاحب اور مکرم الحاج بی اے بونسو صاحب نے غیر معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔ حضور نے مسجد کا معائنہ کرتے ہوئے فرمایا: جب ہم یہاں ہوتے تھے تو اس وقت یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا کہ یہاں اتنی بڑی مسجد بن سکے گی۔ حضور نے مبلغ سلسلہ کا دفتر بھی دیکھا اور اس کے بعد تمالے مشن ہاؤس تشریف لے گئے۔

Tamale سے چالیس کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ایک گاؤں ہے جہاں حضور انور نے تمالے میں قیام کے دوران ۲۵۰ ایکڑ اراضی پر مشتمل جماعت کے زرعی فارم کی نگرانی فرمائی تھی حضور انور نے یہاں مکئی اور چاول کاشت کئے۔ نیز چار ایکڑ اراضی پر گندم کاشت کرنے کا کامیاب تجربہ بھی کیا۔ حضور انور اس عرصہ میں تمالے میں قیام کے دوران اس مکان میں دو سال سے زائد عرصہ مقیم رہے تھے۔ یہ مکان آج کل ریجنل ایجوکیشن دفتر کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ تمالے سے حضور انور روزانہ یہاں زرعی فارم کی نگرانی کے لئے جاتے رہے۔

اس کے بعد حضور انور مشن ہاؤس تشریف لے گئے۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد حضور انور تمالے کے احمدیوں میں گھل مل گئے۔ حضور انور کو بہت سے نام اچھی طرح یاد تھے۔ حضور ان کو بلاتے، ان سے حال دریافت فرماتے۔ حضور انور ان پرانے ملنے والوں سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ خوشی ان لوگوں کے چہروں سے بھی نمایاں نظر آ رہی تھی۔

بارھواں روز، ۲۴ مارچ بروز بدھ:

حضور انور ایدہ اللہ نے تمالے میں نماز فجر پڑھائی اور اس کے بعد اجتماعی دعا کے بعد سلاگا (Salaga) کی طرف روانہ ہوئے۔

جب حضور انور کی گاڑی ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا پہنچی تو سڑک کی دونوں جانب قطاروں میں طلبا وطالبات نے نعرہ ہائے تکبیر اور اہلاً وسہلاً ومرحبا بکم کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ یہاں کے ہیڈ ماسٹر مکرم یعقوب ابوبکر صاحب (جو جامعہ احمدیہ غانا کے فارغ التحصیل ہیں) نے حضور انور کو استقبالیہ سکارف پہنایا اور عزیزہ سلمیٰ نے پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

یہ سکول اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ یہاں ہمارے پیارے آقا اپنے غانا میں قیام کے دوران اگست ۱۹۷۵ء تا اگست ۱۹۷۷ء پرنسپل رہے۔ حضور انور کی خدمت میں کیڈٹ کور نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ حضور انور نو تعمیر شدہ مسجد میں بھی تشریف لے گئے اور اس پر نصب تختی کی نقاب کشائی اور دعا فرمائی۔

حضور انور ہیڈ ماسٹر کے دفتر میں تشریف لے گئے اور وزیٹر بک میں تحریر فرمایا:

"اس سکول نے بہت ترقی کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سکول کو مزید ترقی دے۔ مکرم یعقوب ابوبکر صاحب ہیڈ ماسٹر کی نصرت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سٹاف اور طلبا کو محنت کرنے کی توفیق دے اور اس سکول سے قوم کے مخلص اور دیانتدار شہری اور لیڈر پیدا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر فضل فرمائے جنہوں نے اس سکول کی ترقی کے لئے وقف کی روح کے ساتھ سخت محنت کی ہے۔"

حضور انور نے ایڈمنسٹریشن بلاک کے سامنے آم کا ایک پودا لگایا۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے رہائشی کمروں کا معائنہ فرماتے ہوئے انہیں مرمت وغیرہ کا ارشاد فرمایا۔ حضور ہیڈ ماسٹر کے گھر بھی تشریف لے گئے اور طلبا سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا طریق تو نہیں کہ طلبا کو ایڈریس کروں لیکن میں آپ سے اس لئے مخاطب ہوں کہ میرا اس سکول سے جذباتی تعلق ہے۔ یہ وہ سکول ہے جہاں غانا میں میری پہلی تقرری ہوئی اور میں نے اس سکول سے تدریس کا آغاز کیا۔ حضور نے طلبا کو پڑھائی کی طرف سنجیدگی سے توجہ دینے کی نصیحت فرمائی۔ نیز کمزور طلبا کو بطور احمدی پڑھائی میں دل لگانے کی نصیحت فرمائی۔ فرمایا کہ دینی تعلیم میں ترقی کریں اور اچھے شہری بنیں۔ حضور نے امید ظاہر کی کہ اس سکول سے قوم کے آئندہ لیڈر پیدا ہوں گے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ سلاگا میں اس گھر میں بھی تشریف لے گئے جہاں حضور انور یہاں قیام کے دوران دو سال سے زائد عرصہ مقیم رہے۔ یہ دو چھوٹے چھوٹے کمروں پر مشتمل گھر ہے۔ چھوٹا سا باورچی خانہ ہے اور چند فٹ پر مشتمل باتھ روم ہے۔ جب حضور یہاں مقیم تھے اس وقت یہاں بجلی بھی نہیں تھی۔

حضور انور یہاں کے چیف صاحب کے گھر بھی گئے۔ چیف نے علاقہ کے لوگوں کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہا۔ اور کہا کہ ہمیں خوشی ہے کہ سلاگا میں ہمارے ساتھ رہنے والی شخصیت اب عالمی مذہبی تنظیم کی لیڈر بن گئی ہے۔ انہوں نے حضور سے دعا کی درخواست کی۔ چیف صاحب نے حضور کی خدمت میں ایک روایتی گاؤن (Smock) پہنایا۔ حضور انور نے چیف کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد واپس تمالے تشریف لے گئے۔

تمالے پہنچ کر چار بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور کے ساتھ ناردرن ریجن کے نو احمدی چیف صاحبان اور نو مبائع ائمہ کی ملاقات کا پروگرام تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ریجنل صدر صاحب نے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں ریجنل صدر صاحب نے ناردرن ریجن کے احباب کی طرف سے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اور کہا کہ ہماری خوشی کا

کوئی ٹھکانہ نہیں کہ ہم آپ کو ایک بار پھر خلیفۃ المسیح کی صورت میں مل رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ اس ریجن کے لوگ حضور کی ان قربانیوں کو اچھی طرح یاد کرتے ہیں جو حضور نے اس وقت کیں جب حضور ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا کے پرنسپل تھے۔یہ ایسی جگہ تھی جہاں نہ پانی تھا نہ بجلی اور نہ ہی کوئی قابل کشش جگہ تھی۔ان حالات میں صرف قربانی کی روح سے ہی خدمت کی جاسکتی تھی جو آپ نے کی۔انہوں نے بتایا کہ اب ناردرن ریجن میں کثرت سے بیعتیں ہو رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے مختصر خطاب میں احباب کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیح موعود اور مہدی معہود کو قبول کرنے کی توفیق دی ہے۔پس یہ آپ کا فرض ہے کہ یہ پیغام دوسروں تک پہنچائیں کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرتے ہوئے دوسروں کے لئے پسند کرو۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ جب میں دوبارہ آؤں تو سارا ریجن احمدیت کے جھنڈے تلے آچکا ہوگا۔

حضور نے مساجد کی تعمیر پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ٹمالے میں بہت بڑی اور عالیشان مسجد بن گئی ہے جس کا چند سال پہلے تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔آپ کا فرض ہے کہ اسے متقی لوگوں سے بھر دیں۔بلکہ یہ مسجد لوگوں سے چھلکنے لگ جائے۔حضور انور نے ناردرن ریجن کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے چیف صاحبان اور ائمہ کرام کو مصافحہ کا شرف بھی بخشا۔

حضور نے اس کے بعد کچھ دیر کے لئے دفتر میں بیٹھ کر ڈاک ملاحظہ فرمائی پھر مجلس عاملہ سے ملاقات ہوئی اور مکرم امیر صاحب کی طرف سے حضور کی خدمت میں دورہ کی تصاویر پیش کی گئیں۔اس کے بعد حضور انور کی غانا کے امیر اور تین نائب امراء کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔نماز کے بعد دو افراد نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

تیرھواں روز، ۲۵ ؍مارچ ۲۰۰۴ء بروز جمعرات :

۲۵ ؍مارچ کا دن غانا کے دورے کا آخری دن تھا۔صبح آٹھ بج کر بیس منٹ پر دعا کے ساتھ ٹمالے سے واگاڈوگو (بورکینا فاسو) کے لئے روانگی ہوئی۔روانگی سے قبل حضور نے اس موقع پر موجود احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور تصاویر بھی لی گئیں۔اس کے بعد بذریعہ کار حضور انور کا قافلہ بورکینا فاسو کے لئے روانہ ہوا

ٹمالے سے روانگی کے بعد ۹ بج کر ۲۰ منٹ پر قافلہ 'والے والے' (Wale Wale) کے علاقہ میں پہنچا جہاں Kperiga نامی جماعت میں نئی تعمیر ہونے والی مسجد کا حضور انور نے معائنہ فرمایا اور مسجد پر نصب تختی کی نقاب کشائی کے بعد دعا فرمائی۔اس مسجد میں چار صد نمازیوں کی گنجائش ہے۔اس علاقہ میں چھ سال قبل کوئی احمدی نہیں تھا اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۰ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ان جماعتوں سے آٹھ صد نو احمدی احباب حضور انور کے دیدار کے لئے آئے ہوئے تھے۔حضور نے ہاتھ ہلا کر ان کے والہانہ نعروں کا جواب دیا۔

علاقہ کے چیف بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائے تھے۔انہوں نے حضور انور سے ملاقات کی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔جب حضور انور اس جماعت میں پہنچے تو یہاں کے مبلغ مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب اور اپر ویسٹ ریجن کے ریجنل صدر مکرم عبداللہ آچولوڈوا (Achulowu) نے حضور کا استقبال کیا۔اس موقع پر حضور انور کا استقبال کرنے والوں میں ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو بھی موجود تھے۔

پیریگا (Kperiga) سے ۹ بج کر چالیس منٹ پر آگے روانگی ہوئی۔دس بج کر دس منٹ پر جماعت 'بولغاتانگا' پہنچے ۔وہاں بھی نو مبائعین پر مشتمل جماعت نے حضور انور کا استقبال کیا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور اھلاً وسھلاً ومرحبا کی آوازیں ہر طرف سے آرہی تھیں۔ حضور انور نے ہاتھ ہلا کر سب کے نعروں کا جواب دیا۔اس جگہ زیر تعمیر مسجد پر نصب تختی کی حضور نے نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔احمدیہ مسلم پرائمری سکول کے بچے سکول کے آگے کھڑے تھے۔حضور انور ان کے درمیان میں جا کر کھڑے ہو گئے اور تصویر بنوائی۔خدا نے بھی حضور کے ساتھ تصاویر کھینچیں۔

۱۰ بج کر ۱۰ منٹ پر بولغاتانگا سے غانا، بورکینا فاسو بارڈر، پاگا (Paga) کے لئے روانہ ہوئے۔راستہ میں ایک ریسٹ ہاؤس میں کچھ دیر کے لئے حضور انور نے قیام فرمایا۔یہاں سے گیارہ بجے روانہ ہو کر ۱۲ بج کر ۲۰ منٹ پر پاگا پہنچے۔بارڈر سے قریباً سو گز پہلے غانا کی Paga جماعت ہے جنہوں نے وہاں بڑی خوبصورت مسجد تعمیر کی ہے۔حضور انور نے اس مسجد پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

بارڈر پر احباب جماعت کی کثیر تعداد اپنے پیارے امام کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھی۔ہر طرف سے السلام علیکم کی آوازیں آرہی تھیں۔حضور انور نے ہاتھ ہلا ہلا کر سب کے سلام کا جواب دیا۔حضور انور باری باری سب کے پاس گئے اور السلام علیکم کہا۔پرسوز دعا کے بعد بارڈر کراس کر کے بورکینا فاسو میں داخل ہوئے۔بارڈر پر مکرم محمود احمد ثاقب صاحب امیر جماعت احمدیہ بورکینا فاسو اور مجلس عاملہ کے ممبران اور مبلغین اور خدام الاحمدیہ کی ایک ٹیم نے حضور انور کا استقبال کیا۔

پروگرام کے مطابق جماعت احمدیہ غانا کی گاڑیوں کے ذریعہ ہی احمدیہ مشن واگاڈوگو (بورکینا فاسو) تک سفر کرنا تھا۔امیگریشن کے معاملات ایک گھنٹہ قبل مکمل کئے جا چکے تھے۔اس لئے حضور انور کو بارڈر پر گاڑی سے اترنے کی ضرورت نہ پڑی۔سارے قافلے نے بآسانی بارڈر کراس کیا۔بارڈر پر موجود گیٹ حضور انور کی آمد سے قبل ہی کھول دیا گیا تھا۔

غانا میں قیام اور سفر کے دوران تمام دورہ میں پولیس کے موٹر سائیکلز اور گاڑیوں نے حضور کے قافلہ کو Ascort کیا۔پولیس کے اس اسکواڈ نے بارڈر کراس کروا کر بورکینا فاسو میں داخل ہونے کے بعد واپس جانے کی اجازت لی۔ ۱۳ ؍مارچ اکرا کی ائرپورٹ سے لے کر بورکینا فاسو میں داخل ہونے تک پولیس کا ایک مسلح دستہ ہر وقت ہر سفر اور پروگرام میں حضور انور کے ساتھ رہا۔

صدر مملکت غانا نے اپنے دو باڈی گارڈ بھی حضور انور کو مہیا فرمائے تھے۔جو اس دورہ میں حضور انور کے ساتھ رہے۔غانا سے مکرم عبدالوہاب بن آدم امیر و مبلغ انچارج غانا، ڈپٹی منسٹر فار انرجی، صدر خدام الاحمدیہ اور خدام کی ایک ٹیم حضور انور کے قافلہ کے ساتھ واگاڈوگو مشن ہاؤس تک حضور انور کو چھوڑنے آئے۔ایک بج کر پچاس منٹ پر حضور انور واگاڈوگو مشن ہاؤس پہنچے۔نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد غانا سے آنے والے احباب واپس جانے کے لئے روانہ ہوئے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورے بورکینا فاسو کی تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں پیش کی جائے گی۔

نوٹ: قسط نمبر 1 بدر 13 اپریل 2004 میں ملاحظہ فرمائیں۔ (باقی آئندہ شمارہ میں)

بقیہ صفحہ: 1

فرمایا قرآن مجید اور احادیث کی تعلیم کی روشنی میں جسقدر رشدت سے مسلمانوں میں صفائی کا رجحان ہونا چاہئے تھا وہ نہیں ہے خاص کر تیسری دنیا کے ممالک میں یہ رواج پایا جاتا ہے کہ اپنے گھروں کا کوڑا کرکٹ نکال کر گھروں سے باہر پھینک دیتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ ضروری ہے کہ اپنے جسم کی صفائی کے ساتھ ساتھ اپنے ماحول کی صفائی کا بھی خیال رکھیں۔حضور نے فرمایا ربوہ میں باقاعدہ تزئین ربوہ کمیٹی بنی ہوئی ہے اللہ کے فضل سے وہ ربوہ کی تزئین اور اس کی خوبصورتی کا خیال رکھ رہی ہے۔صفائیاں کی گئی ہیں پودے لگائے گئے ہیں لیکن اب ربوہ کے باشندوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اس خوبصورتی کو بنائے رکھنے میں مدد دیں۔

حضور اقدس نے اہل قادیان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ بھی قادیان کے گھروں اور گلیوں کی صفائی کا خیال رکھیں احمدی گھروں اور دیگر گھروں میں صفائی کے اعتبار سے ایک واضح فرق نظر آنا چاہئے۔خاص طور پر مساجد اور دیگر جماعتی عمارات کو وقار عمل کے ذریعہ صاف ستھرا رکھنے اور خوبصورت رکھنے کا پروگرام بنایا جائے۔

حضور نے فرمایا صرف قادیان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں جہاں جہاں قومی عمارات ہیں ان کو وقار عمل کے ذریعہ سے صاف رکھنے کا پروگرام بنایا جائے فرمایا خدام الاحمدیہ کو یہ کام اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض احادیث مبارکہ بھی پیش فرمائیں جن میں سے ایک یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سڑک پر کوئی گندی چیز دیکھتے تھے تو اس کو اٹھا کر الگ جگہ پر پھینک دیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سڑکوں کی صفائی کا خیال رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو خوش رکھتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر انعام کرتا ہے تو چاہتا ہے کہ اس نعمت کا اثر اپنے بندے پر بھی دیکھے اس لئے ہم کو چاہئے کہ جہاں تک خدا ہم کو توفیق دے صاف ستھرے کپڑے پہنیں جسموں کی صفائی کا خیال رکھیں خوشبو لگائیں۔فرمایا بعض لوگ گندے کپڑے پہن کر اور بکھرے ہوئے بال لیکر گھومتے ہیں اور اپنے جسم کی صفائی کا بھی خیال نہیں رکھتے۔اور ایسے لوگوں کو لوگ ملنگ اور اللہ والے کہتے ہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں کو پسند نہیں فرماتے تھے۔جو اپنے جسم کی اور کپڑوں کی صفائی کا خیال نہیں رکھتے تھے فرمایا صفائی کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو بھی پسند فرماتے تھے حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ سے گزر جاتے تھے وہاں ایک نہایت عمدہ خوشبو پھیل جاتی تھی۔

آنحضرت ﷺ نے مسواک کو بھی ضروری قرار دیا ہے اور صبح شام کم از کم دو مرتبہ مسواک کرنے کا ارشاد فرمایا ہے اس طرح آپ کھانا کھانے سے پہلے کھانا کھانے کے بعد اچھی طرح ہاتھ دھونے اور کھانا کھا کر کلی کرنے کا حکم دیتے تھے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احادیث کے ساتھ ساتھ ظاہری و باطنی صفائی کے متعلق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض ایمان افروز تحریرات بھی پڑھ کر سنائیں اور پھر آخر پر فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں ظاہری و باطنی صفائی کا خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsone@yahoo.com

خطبہ جمعہ

امانت کو ادا کرنے اور خیانت سے بچنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اپنائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بدنظری، خیانت اور جھوٹ سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی، امانت کا حق ادا کرنے اور خیانت سے بچنے کی تعلیمات پر مشتمل پر معارف خطبہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۶ رفروری ۲۰۰۴ء بمطابق ۶ رتبلیغ ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ـ

الحمدلله رب العٰلمين ـ الرحمٰن الرحيم ـ مٰلک يوم الدين ـ إياک نعبد و إياک نستعين ـ

اهدنا الصراط المستقيم ـ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾

(الانفال:۲۸)

اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور (اس کے) رسول سے خیانت نہ کرو ورنہ تم اس کے نتیجہ میں خود اپنی امانتوں سے خیانت کرنے لگو گے جبکہ تم (اس خیانت کو) جانتے ہو گے۔

خیانت ایک ایسی برائی ہے جس کا کرنے والا اللہ تعالیٰ اور بندوں دونوں کے حقوق ادا نہ کرنے والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف پیرایوں میں، مختلف سیاق و سباق کے ساتھ قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر اس کے بارہ میں فرمایا ہے اور خیانت کرنے والا خائن کہلاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جس پر اعتماد کیا جائے اور وہ اعتماد کو ٹھیس پہنچائے۔

پھر قرآن کریم میں ﴿خَآئِنَةُ الْاَعْيُنِ﴾ کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی چیز پر گہری نظر ڈالنا جس کو دیکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ یا جان بوجھ کر ایسی چیز کو دیکھنا جس کو دیکھنے کی اجازت نہ ہو۔ اور یہ آنکھ کی خیانت کہلاتی ہے۔

گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں مَیں نے پردے کے بارہ میں کہا تھا تو بعض خواتین کو یہ شکوہ پیدا ہوا کہ ہمارے بارے میں بہت کچھ کہہ دیا مردوں کو کچھ نہیں کہا گیا کیونکہ پردے کے بارہ میں مردوں کو بھی کہنا چاہئے۔ میرے خیال میں تو خواتین کا شکوہ غلط ہے کیونکہ غض بصر کے بارہ میں مَیں نے کھل کر بات کی تھی۔ اور بڑی وضاحت سے بتایا تھا اور مختلف حوالوں سے مردوں کو بھی اس طرف توجہ دلائی تھی اور سمجھایا تھا۔ تو آج کے لئے مَیں نے خیانت کا عنوان چنا تو سورۃ المومن کی یہ آیت نظر سے گزری جس کا تھوڑا سا حصہ مَیں نے بتایا تھا۔ تو مجھے خیال آیا کہ آنکھ کی خیانت کے حوالہ سے بھی دوبارہ مختصراً بتا دوں کہ مردوں اور عورتوں دونوں کو غض بصر کا حکم ہے اور چونکہ مردوں کو زیادہ دیکھنے کی عادت ہوتی ہے اس لئے ان کو بہر حال غض بصر سے زیادہ کام لینا چاہئے۔ اور اس میں واضح طور پر منع ہے کہ آزادی سے ایک دوسرے کو دیکھیں۔ کیونکہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے منع ہے کہ جو نامحرم رشتے ہیں ان کو دیکھا جائے۔ اور اگر وہ اس طرح کرتے ہیں تو یہ بات بھی آنکھ کی خیانت کے زمرے میں آتی ہے۔

اب مَیں اس آیت کی طرف آتا ہوں جو مَیں نے ابھی تلاوت کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے تمہیں جو تعلیم دی ہے، جو احکامات دئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جو حقوق معین کئے ہیں، ان کی ادائیگی میں اگر خیانت کرو گے تو پھر تم آپس میں بھی اپنی امانتوں کو ادا کرنے کے معاملہ میں خیانت سے کام لو گے۔ لوگوں کی امانتوں کو لوٹانے اور ان کے حقوق ادا کرنے کے بارہ میں بھی خیانت کرنے والے بن جاؤ گے، حقوق ادا نہیں کرو گے۔ اس لئے ہر دو قسم کے حقوق یعنی خدا تعالیٰ کے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے تمہیں صاف ستھرا اور کھرا ہونا ہوگا۔ پھر اس میں یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی تم پر فرض ہے۔ جب تم نے یہ عہد کر لیا کہ مَیں مسلمان ہوتا ہوں، ایمان لاتا ہوں، تمام حکموں پر جو اللہ تعالیٰ نے ادا کرنے کا حکم دیا ہے ان کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو وہ تو کرنے ہیں اور یاد رکھیں کہ اگر یہ احکامات سچے دل سے بجا نہیں لائیں گے تو معاشرے کے جو حقوق و فرائض ہیں وہ بھی صحیح طرح ادا نہیں ہوں گے۔ اور پھر معاشرے میں ایک دوسرے کا اعتماد بھی حاصل نہیں ہوگا کیونکہ جب تم خیانت کرو گے تو دوسرے بھی خیانت کریں گے اور معاشرے کا امن، چین اور سکون کبھی قائم نہیں ہو سکے گا۔

جب انسان کے روزمرہ کے معاملات میں دنیاداری شامل ہو جائے اور جب یہ خیال پیدا ہو جائے کہ جھوٹ، فریب اور دھوکے کے بغیر مَیں اپنے کاروبار میں یا کام میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ تو پھر انسان اپنے اردگرد ایسا گروہ بنا لیتا ہے جو غلط قماش کے لوگوں کا ہوتا ہے تاکہ بوقت ضرورت ایک دوسرے کے کام آسکیں۔ چنانچہ دیکھیں آج کل دنیاداروں میں ہر جگہ یہی چیز ہے۔ ایسے لوگوں میں جب کوئی شخص غلط کام کرتا ہے تو صرف اپنے سردار کے پاس، اپنے سربراہ کے پاس آتا ہے۔ یا ہمارے ملکوں میں زمیندارہ رواج ہے وڈیروں کے پاس چلے جاتے ہیں تاکہ وہ ان کو قانون سے بچائیں۔ اور پھر یہ لوگ ان کو قانون سے بچانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہوتے ہیں۔ بڑی بڑی سفارشیں کروائی جاتی ہیں۔ اور جو بے چارے شریف آدمی ہوں، جن کی غلطی نہ بھی ہو اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان کو پھنسا دیا جائے اور غلط قسم کے لوگوں کو بچا لیا جائے۔ رشوتیں دی جاتی ہیں کہ ہمارا آدمی بچ جائے چاہے بے گناہ آدمی کو سزا ہو جائے۔ حالانکہ حکم تو یہ ہے کہ اگر کوئی چور ہے، بے ایمان ہے تو تم نے کوئی سفارش نہیں کرنی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات پیش نظر نہیں رکھتے جب ایک عورت کی سفارش کی گئی چوری کے الزام میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلی امتیں اسی لئے تباہ ہوئیں کہ وہ اپنے چھوٹوں کو سزا دیا کرتی تھیں اور بڑوں کو بچا لیا کرتی تھیں۔ تو فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو مَیں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ تو یہ ہے اسوہ امانت کو صحیح طور پر ادا کرنے کا اور خیانت سے بچنے کا۔ اور یہی تعلیم ہے جس کو لے کر جماعت احمدیہ کھڑی ہوئی ہے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس معاشرہ میں بڑا پھونک پھونک کر قدم رکھے۔ ہم نے معاشرہ کی برائیوں سے اپنے آپ کو بچانا بھی ہے اور اپنے اندر امانت ادا کرنے کے حکم کو جاری اور قائم بھی رکھنا ہے۔ اور قرآن کریم کے اس حکم کو پیش نظر بھی رکھنا ہے کہ ﴿وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا﴾ (النساء:۱۰۸)۔ اور لوگوں کی طرف سے بحث نہ کر جو اپنے نفسوں سے خیانت کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ سخت خیانت کرنے والے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔

تو یہاں مزید کھولا کہ اللہ تعالیٰ یہ بات بالکل پسند نہیں کرتا کہ جو خائن ہے، چور ہے، غلط کام کرنے والا ہے، اس کی حمایت کی جائے چاہے جتنے مرضی اونچے خاندان سے ہو، جتنے مرضی اونچے مقام کا ہو۔ اور قطع نظر اس کے کہ کس کی اولاد ہے اگر وہ خیانت کا مرتکب ہوا ہے تو اس کو سزا ملنی چاہئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کیونکہ اگر تم نے ایسے لوگوں سے رعایت کی تو نہ صرف تم اپنے آپ کو نقصان پہنچانے والے ہو گے بلکہ اپنے بھائیوں کو بھی نقصان پہنچا رہے ہو گے کیونکہ ایسے شخص کو جب ایک دفعہ معاف کر دیا جائے تو اس کو جرأت پیدا ہوتی ہے اور یہی عموماً سامنے آتا ہے کہ پھر ایسے لوگ دھوکے دیتے رہتے ہیں۔ اگر تمہارا بھائی، بیٹا یا اور عزیز رشتہ دار ہے تو اس کی خیانتوں کی وجہ سے لوگوں کے نقصان پورے کرتے رہو گے کیونکہ قریبی عزیز کو سزا سے بچانے کے لئے اور اپنی عزت کو بچانے کے لئے بعض دفعہ جن کو احساس ہو وہ نقصان پورے کرتے ہیں۔ بے چاروں کو قربانی دینی پڑتی ہے۔ تو جب اس طرح جرمانے بھرتے رہیں گے تو پھر اپنا بھی ساتھ نقصان کر رہے ہوں گے۔ تو فرمایا کہ ایسے سخت خیانت کرنے والے گنہگار کو اللہ پسند نہیں کرتا اس لئے تم بھی اس کو چھوڑ دو، اس کو سزا لینے دو۔ ہو سکتا ہے کہ اس دفعہ یہ سزا اس کی اصلاح کا باعث ہو جائے۔ لیکن اگر ایسے لوگوں کی حمایت کی تو ایسا شخص تمہارے ساتھ جماعت کی بدنامی کا باعث بھی بنتا رہے گا۔

پھر خیانت کی مختلف شکلیں ہیں۔ اور مختلف طریقوں سے لوگ خیانت کرتے رہتے ہیں۔ اس

کی وضاحت مَیں اب احادیث سے کرتا ہوں لیکن اس سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔فرمایا:

﴿وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا﴾: شریر کی طرف سے حمایت کا بیڑا کبھی نہیں اٹھانا چاہئے۔خائن کی طرف سے بھی جھگڑا نہیں کرنا چاہئے۔اگر کسی عزیز رشتہ دار کی مصیبت پڑ جاوے۔تو استغفار بہت پڑھو۔خدا تعالیٰ تمہیں بچالے گا۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۲۹/جولائی ۱۹۰۹ء .بحوالہ حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ ۵۲)

حدیث میں آتا ہے۔حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن میں جھوٹ اور خیانت کے سوا تمام بری عادتیں ہو سکتی ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل)

اب جھوٹ ایک بہت بڑی برائی ہے۔اس کو چھوڑنے سے تمام قسم کی برائیاں چھٹ جاتی ہیں۔تو یہاں یہ فرمایا کہ خیانت بھی جھوٹ کی طرح کی برائی ہے۔کیونکہ خائن ہمیشہ جھوٹا ہوگا۔اور جھوٹا ہمیشہ خائن ہوگا۔فرمایا کہ اصل میں تو یہ دو بڑی برائیاں ہیں اگر یہ نہ ہوں تو دوسری چھوٹی چھوٹی برائیاں ویسے ہی ختم ہو جاتی ہیں اور انسان خود بخود ان کو دُور کر لیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

”کسی شخص کے دل میں ایمان اور کفر نیز صدق اور کذب اکٹھے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی امانت اور خیانت اکٹھے ہو سکتے ہیں“۔(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۳۴۹ مطبوعہ بیروت)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”اس شخص کو (عند الطلب) امانت لوٹا دو جس نے تمہارے پاس امانت رکھی تھی اور اُس شخص سے بھی خیانت نہ کرو جو تجھ سے خیانت کرتا ہے۔(سُنن التّرمذی اَبوَابُ الْبُیُوْع)

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ فلاں آدمی کے پیسے ہم اس لئے نہیں دے رہے کہ اس شخص نے فلاں وقت میں ہمارے ساتھ لین دین میں خیانت کی۔تو فرمایا کہ نہیں، اگر کسی نے خیانت کی بھی تھی اور پھر اس نے تمہارے پر اعتماد کر کے کوئی چیز تمہارے پاس امانت کے طور پر رکھوائی ہے تو تمہیں یہ زیب نہیں دیتا کہ اس کی امانت دبالو۔اگر وہ واپس مانگے تو اس کو بہر حال ادا کرو۔تو تمہارے ساتھ پہلے کا لین دین ہے اس کے بارہ میں جو بھی قانونی چارہ جوئی کرنی ہے کرو۔یا اگر نہیں کرنا چاہتے اور خدا پر معاملہ چھوڑنا ہے تو چھوڑو لیکن یہ حق بہر حال نہیں پہنچتا کہ کسی کی دی ہوئی امانت کو اس لئے دبالو کہ اس نے تمہارے ساتھ خیانت کی تھی۔اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے ایمان کو ضائع کرنے والے بنو گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے۔وہ نہ اس کی خیانت کرتا ہے اور نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اُسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت، اس کا مال اور اس کا خون حرام ہے۔(حضورؐ نے دل کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) تقویٰ یہاں ہے۔کسی شخص کے شر کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے“۔(سنن الترمذی. کتاب البرّ والصّلة)

پھر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”اللہ اس شخص کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے اسی طرح آگے پہنچایا کیونکہ بہت سارے ایسے لوگ جنہیں بات پہنچائی جاتی ہے وہ خود سننے والے سے زیادہ اسے یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔تین امور کے بارہ میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کر سکتا اور وہ تین یہ ہیں۔خدا تعالیٰ کی خاطر کام میں خلوص نیت، دوسرا ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی اور تیسرے جماعت مسلمین کے ساتھ مل کر رہنا۔

تو پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ تین باتیں جو بیان کی گئی ہیں کسی مسلمان میں ہوں تو اس کو جائزہ لینا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس میں یہ تین باتیں ہوں وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔

اب پہلی بات جو اس میں بیان کی گئی ہے، اس کی مَیں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جو کام تم اللہ تعالیٰ کی خاطر کر رہے ہو اس میں ہمیشہ خلوص نیت ہونا چاہئے۔جماعتی عہدے جو تمہیں دئے جاتے ہیں انہیں نیک نیتی کے ساتھ بجالاؤ۔صرف عہدے رکھنے کی خواہش نہ رکھو بلکہ اس خدمت کا جو حق ہے وہ ادا کرو۔ایک تو خود اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ اس خدمت کو سر انجام دو۔ دوسرے اس عہدے کا صحیح استعمال بھی کرو۔ یہ نہ ہو کہ تمہارے عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے اور اصول ہوں، ان سے نرمی کا سلوک ہو اور غیروں سے مختلف سلوک ہو، ان پر تمام قواعد لاگو ہو رہے ہوں۔ایسا کرنا بھی خیانت ہے۔

پھر اس عہدے کی وجہ سے تم یا تمہارے عزیز کوئی ناجائز فائدہ اٹھانے والے نہ ہوں۔مثلاً یہ بھی ہوتا ہے کہ چندوں کی رقوم اکٹھی کرتے ہیں۔تو بہتر یہی ہے کہ ساتھ کے ساتھ جماعت کے اکاؤنٹ میں بھجوائی جاتی رہیں۔یہ نہیں کہ ایک لمبا عرصہ رقوم اپنے اکاؤنٹ میں رکھ کر فائدہ اٹھاتے رہے۔اگر امیر نے یا مرکز نے نہیں پوچھا تو اس وقت تک فائدہ اٹھاتے رہے۔یہ بالکل غلط طریقہ ہے۔اور اگر کبھی مرکز پوچھ لے تو کہہ دیا کہ ہم نے یہ رقم ادا کرنی تھی مگر بہانے بازی کی کہ یہ ہو گیا اس لئے ادا نہیں کر سکے۔تو غلط بیانی اور خیانت دونوں کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔شیطان چونکہ انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے اس لئے ایسے مواقع پیدا ہی نہ ہونے چاہئیں اور ان سے بچنا چاہئے۔

پھر یہ ہے کہ اپنے بھائیوں کے کام آؤ، ان کے حقوق ادا کرو۔پھر یہ بھی یاد رکھو کہ نظام جماعت کے ساتھ ہمیشہ چمٹے رہو ، نظام کی پوری پابندی کرو۔کسی بات پر اعتراض پیدا ہوتا ہے تو پھر آہستہ آہستہ وہ اعتراض انسان کو بہت دور تک لے جاتا ہے۔اور پھر آہستہ آہستہ عہدے داروں سے بڑھ کر نظام تک اور پھر نظام سے بڑھ کر خلافت تک یہ اعتراض چلے جاتے ہیں۔اس لئے اگر یہ کرو گے تو یہ بھی خیانت ہے۔

پھر میاں بیوی کے تعلقات ہیں۔حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی خیانت یہ شمار ہوگی کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے تعلقات قائم کرے پھر وہ بیوی کے پوشیدہ راز لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی نقل الحدیث)

اب میاں بیوی کے بہت سے جھگڑے ہیں، جو جماعت میں آتے ہیں، قضا میں آتے ہیں، خلع کے یا طلاق کے جھگڑے ہوتے ہیں اور طلاق ناپسندیدہ فعل ہے۔بہر حال اگر کسی وجہ سے مرد اور عورت میں نہیں بنی تو مرد کو حق ہے کہ وہ طلاق دے دے اور عورت کو حق ہے کہ وہ خلع لے لے۔اور بعض دفعہ بعض باتیں صلح کروانے والے کے سامنے بیان کرنی پڑتی ہیں۔اس حد تک تو موٹی موٹی باتیں بیان کرنا جائز ہے لیکن بعض دفعہ ایسے ہوتا ہے کہ مرد اور عورت کے علاوہ دیگر رشتہ دار بھی شامل ہو جاتے ہیں جو ایک دوسرے پر ذاتی قسم کے الزامات لگا رہے ہوتے ہیں۔جن کو سن کر بھی شرم آتی ہے۔اب میاں بیوی کے تعلقات تو ایسے ہیں جن میں بعض پوشیدہ باتیں بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔تو جھگڑا ہونے کے بعد ان کو باہر یا اپنے عزیزوں میں بیان کرنا صرف اس لئے کہ دوسرے فریق کو بدنام کیا جائے تا کہ اس کا دوسری جگہ رشتہ نہ ہو۔تو فرمایا کہ اگر ایسی حرکتیں کرو گے تو یہ بہت بڑی بے حیائی اور خیانت شمار ہوگی اور خائن کے بارہ میں انذار آئے ہیں کہ ایک تو خائن مومن نہیں، مسلمان نہیں اور پھر جہنمی بھی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی عورت سے شادی کے لئے مہر مقرر کیا اور نیت کی کہ وہ اسے نہیں دے گا تو وہ زانی ہے اور جس کسی نے قرض اس نیت سے لیا کہ ادا نہ کرے گا تو میں اسے چور شمار کرتا ہوں۔(مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۱۳۱)

اب دیکھیں حق مہر ادا کرنا مرد کے لئے کتنا ضروری ہے۔اگر نیت میں فتور ہے تو یہ خیانت ہے، چوری ہے۔

پھر بعض لوگ قرض لے لیتے ہیں۔اور بعض لوگ تو عادی قرض لینے والے ہوتے ہیں۔ پتہ ہوتا ہے کہ ہمارے وسائل اتنے نہیں کہ ہم یہ قرض واپس کر سکیں۔لیکن پھر بھی قرض لیتے چلے جاتے ہیں کہ جب کوئی پوچھے گا کہہ دیں گے کے ہمارے پاس تو وسائل ہی نہیں، ہم تو دے ہی نہیں سکتے۔اپنے اخراجات پر کنٹرول ہی کوئی نہیں ہوتا۔جتنی چادر ہے اتنا پاؤں نہیں پھیلاتے اصل میں نیت یہی ہوتی ہے پہلے ہی کہ ہم نے کون سا دینا ہے۔بے شرموں کی طرح جواب دے دیں گے۔یہاں جو قرض دینے والے

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
(امانت داری عزت ہے)
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 248-5222,248-1652,243-0794
رہائش: 237-0471,237-8468

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion Leather Products & General Order Suppliers & Importers.
Office: 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara, Near Star Club, Calcuta -700039
Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

ہیں ان کو بھی بتادوں کہ بجائے اس کے کہ بعد میں جھگڑے ہوں اور امور عامہ میں اور جماعت میں اور خلیفۂ وقت کے پاس کیس بھجوائیں کہ ہمارے پیسے دلوائیں تو پہلے ہی سوچ سمجھ کر، جائزہ لے کر ایسے لوگوں کو قرض دیا کریں۔ یا تو اس نیت سے دیں کہ ٹھیک ہے اگر نہ بھی واپس ملا تو کوئی حرج نہیں۔ یا پھر اچھی طرح جائزہ لے لیا کریں کہ اس کی اتنی استعداد بھی ہے، قرض واپس کرسکتا ہے کہ نہیں۔

پھر ایک دوسری روایت میں حضرت صہیبؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اس نیت سے کوئی چیز خریدتا ہے کہ وہ اس کی قیمت ادا نہ کرے گا تو جس دن وہ مرے گا وہ خائن ہوگا اور خائن جہنمی ہے۔ (مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۱۳۱)

بعض لوگ چیزیں ادھار خرید لیتے ہیں یہ بھی ایک طرح کا قرض ہے ایسے لوگوں کے بارہ میں بھی بڑا انذار ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس بارہ میں فرماتے ہیں:

﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ﴾۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے متعلق مطمئن ہو اور اسے بلا رہن روپیہ دے دے تو وہ شخص جسے روپیہ دیا گیا ہے اور جسے امین جانا گیا ہے اس کا فرض ہے کہ دوسرے کے مطالبہ پر روپیہ بلا حجت واپس کردے اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے۔ اس جگہ قرض کو امانت قرار دیا گیا ہے جس میں یہ حکمت ہے کہ دنیا میں عام طور پر امانت کی ادائیگی تو ضروری سمجھی جاتی ہے۔ لیکن قرض کی ادائیگی میں ناواجب تساہل اور غفلت سے کام لیا جاتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرض بھی ایک امانت ہی کی قسم ہے۔......... اس آیت سے ہر قسم کی امانتوں کی حفاظت اور ان کی بروقت واپسی کا بھی ایک عام سبق ملتا ہے۔ جس کی طرف قرآن کریم کی ایک دوسری آیت ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ﴾ (المومنون:9) میں بھی اشارہ کیا گیا ہے اور نصیحت فرمائی ہے کہ تمدنی معاملات کی ایک اہم شاخ دوسرے کے پاس امانت رکھوانا بھی ہے۔ پس نہ صرف قرض کے معاملات میں بلکہ امانت کے معاملہ میں بھی تمہیں تقویٰ اللہ سے کام لینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ امانت لینے والا آئے اور تم واپسی میں پس و پیش کرنے لگ جاؤ۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۶۴۸،۶۴۹)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ ایک دوسرے شخص کی امانت جو اس کے پاس جمع تھی لے کر کہیں چلا گیا ہے۔ اس پر فرمایا:

''ادائے قرضہ اور امانت کی واپسی میں بہت کم لوگ صادق نکلتے ہیں اور لوگ اس کی پروا نہیں کرتے حالانکہ یہ نہایت ضروری امر ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ اس شخص کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے جس پر قرضہ ہوتا تھا۔ دیکھا جاتا ہے کہ جس التجا اور خلوص کے ساتھ لوگ قرض لیتے ہیں اسی طرح خندہ پیشانی کے ساتھ واپس نہیں کرتے بلکہ واپسی کے وقت ضرور کچھ نہ کچھ تنگی ترشی واقع ہو جاتی ہے۔ ایمان کی سچائی اسی سے پہچانی جاتی ہے''۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۶۵۔ جدید ایڈیشن)

تو احمدی کی پہچان تو یہ ہونی چاہئے کہ ایک تو قرض اتارنے میں جلدی کریں، دوسرے قرض دینے والے کے احسان مند ہوں کہ وہ ضرورت کے وقت ان کے کام آیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پروا نہیں کرتے اور ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو بہت کم توجہ کرتے ہیں، اپنے قرضوں کے ادا کرنے میں۔ یہ عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت ﷺ تو ایسے لوگوں کی نماز (جنازہ) نہ پڑھتے تھے۔ پس تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے اور ہر قسم کی خیانت اور بے ایمانی سے دُور بھاگنا چاہئے۔ کیونکہ یہ امر الٰہی کے خلاف ہے جو اس نے اس آیت میں یعنی ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ﴾ (النحل:91) دیا ہے''۔

(ملفوظات جلد ۴۔ صفحہ ۶۰۷۔ جدید ایڈیشن)

تو یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ایک تو یہ کہ قرض مقررہ میعاد کے اندر ادا کیا جائے جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور اگر پتہ ہے کہ واپس نہیں کرسکتے کیونکہ وسائل ہی نہیں ہیں، اور غلط بیانی کرکے میعاد مقرر کروالی ہے تو پھر بہتر ہے کہ خائن بننے کی بجائے مدد مانگ لی جائے۔ لیکن جھوٹ اور خیانت کے مرتکب نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن مدد مانگنے والوں کو بھی عادت نہیں بنا لینی چاہئے کیونکہ سوائے انتہائی اضطراری حالت کے اس طرح مدد مانگنا بھی منع ہے اور معیوب سمجھا گیا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے سخت خلاف تھے۔

ایک اقتباس ہے علامہ شبلی نعمانی کا خیانت کے بارہ میں۔ کہتے ہیں:۔

''خیانت کے ایک معنی یہ ہیں کہ کسی جماعت میں شامل ہوکر خود اسی جماعت کو جڑ سے اکھاڑنے کی فکر میں لگے رہنا، چنانچہ منافقین جو دل میں کچھ رکھتے تھے اور زبان سے کچھ کہتے تھے، وہ ہمیشہ اسلام کے خلاف چھپی سازشوں میں لگے رہتے تھے مگر ان کی یہ چال کارگر نہیں ہوتی تھی اور ہمیشہ اس کا بھید کھل جاتا تھا۔ فرمایا ﴿وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِنْهُمْ﴾ (مائدہ:۳) اور ہمیشہ تو خبر پاتا رہتا ہے اُن کی ایک خیانت کی۔ یعنی ان کی کسی نہ کسی خیانت کی خبر رسول کو ملتی ہی رہتی ہے۔

اس حوالے سے مزید وضاحت کردیتا ہوں۔ بعض عہدیداران کی شکایت کردیتے ہیں کہ فلاں امیر ایسا ہے، فلاں امیر ایسا ہے، رویہ ٹھیک نہیں ہے یا فلاں عہدیدار ایسا ہے، کوئی کام نہیں کررہا۔ اور کوئی معین بات بھی نہیں لکھ رہے ہوتے۔ اور پھر خط کے نیچے اپنا نام بھی نہیں لکھتے۔ تو یہ منافقت ہے۔ ایک طرف تو اس عہد کے سخت خلاف ہے کہ جان قربان کردوں گا جماعت کے لئے اور عزت بھی قربان کردوں گا جماعت کے لئے اور دوسری طرف اپنا نام تک شکایت میں چھپاتے ہیں کہ امیر یا فلاں عہدیدار ہم سے ناراض نہ ہوجائے۔ اس کا مطلب یہ ہے وہ اس حدیث کی رو سے بدظنی بھی کررہے ہیں اور تقویٰ سے بالکل عاری ہیں۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ وہ ایسا ہی ہے تو پھر وہ شکایت کرنے والا کونسا تقویٰ سے خالی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے دل میں امیر کا خوف اللہ تعالیٰ کے خوف سے زیادہ ہے۔ اور جس کے دل میں اللہ کا خوف نہیں ہے وہ مومن بہرحال نہیں ہوسکتا۔ اور اس طرح یہ اس کے علاوہ اندر ہی اندر لوگوں میں بھی شکوک پیدا کرتا ہے۔ خود بھی منافقت کررہا ہوتا ہے اور خیانت کا بھی مرتکب ہورہا ہوتا ہے۔ لوگوں کے ذہنوں کو بھی گندہ کررہا ہوتا ہے۔ اس لئے اس بارہ میں مَیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ بغیر نام کے کوئی درخواست کوئی شکایت کبھی بھی قابل پذیرائی نہیں ہوتی۔ اور اب یہ دوبارہ بھی واضح کردیتا ہوں۔ اس لئے اگر جماعت کا درد ہے، اصلاح مدنظر ہے تو کھل کر لکھیں اور اگر اس کی وجہ سے کوئی عہدیدار شکایت کرنے والے سے ذاتی عناد بھی رکھتا ہے، مخالفت بھی ہو جاتی ہے تو یہ معاملہ خدا پر چھوڑیں اور دعاؤں میں لگ جائیں۔ اگر نیت نیک ہے تو اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھے گا۔ بے نام لکھنے کا مطلب تو یہ ہے کہ لکھنے والا خود خائن ہے۔

پھر ایک حدیث میں روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: چار ایسی علامتیں ہیں کہ جس میں وہ ہوں وہ پکا منافق ہوگا۔ اور جس میں ان میں سے ایک ہو اس میں ایک خصلت نفاق کی ہوگی سوائے اس کے کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ وہ چار باتیں یہ ہیں۔ جب اسے امین بنایا جائے تو وہ خیانت کرتا ہے۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولتا ہے۔ جب کسی سے معاہدہ کرے تو بے وفائی کرتا ہے۔ اور جب کسی سے جھگڑے تو گالی گلوچ پر اتر آتا ہے۔

(مسلم کتاب الایمان۔ باب بیان خصال المنافق)

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے میری طرف ایسی جھوٹی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی، تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ اور جس سے اس کے مسلمان بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا تو اس نے بغیر رشد کے مشورہ دیا تو اس نے اُس سے خیانت کی۔

(الادب المفرد۔ صفحہ ۷۵ از حضرت امام بخاریؒ)

بعض دفعہ جان بوجھ کر غلط طریقے سے غلط مشورہ دے دیا جاتا ہے تو یہ بھی خیانت ہے تاکہ کسی کو نقصان پہنچ جائے۔ یہ بالکل نہیں ہونا چاہئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک سے جس کا اوڑھنا بچھونا بہت برا ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233.

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

خیانت سے کیونکہ یہ اندرونے کو خراب کر دیتی ہے یا اس کی چاہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔

(نسائی کتاب الاستعاذہ من الخیانۃ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خائن اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۳)

پھر آپ نے فرمایا: جو شخص بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔......... ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۸،۱۹)

پھر آپ عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''خیانت نہ کرو۔ گلہ نہ کرو۔ ایک عورت دوسری عورت پر بہتان نہ لگاوے''۔(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۸۱)

بعض عورتوں کو عادت ہوتی ہے کہ ہمدرد بن کر دوسری کسی شریف عورت کے گھر جاتی ہیں، اس سے باتیں نکلواتی ہیں، دوستیاں قائم کرتی ہیں۔ اور پھر مجلسوں میں بیان کرتی پھرتی ہیں۔ تو اس قسم کے لوگ چاہے مرد ہوں یا عورت (عورتوں کو زیادہ عادت ہوتی ہے) وہ بھی مجالس کی امانت میں خیانت کرنے والے ہوتے ہیں۔ ہر احمدی کو ان باتوں سے بھی اپنے آپ کو بچا کر رکھنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

'' خدا کے واحد ماننے کے ساتھ یہ لازم ہے کہ اس کی مخلوق کی حق تلفی نہ کی جاوے۔ جو شخص اپنے بھائی کا حق تلف کرتا ہے اور اس کی خیانت کرتا ہے وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا قائل نہیں۔

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۰۶)

پھر آپ نے چندوں کے بارہ میں فرمایا:۔

'' ہم یہ ہرگز نہیں کہتے کہ ماہواری روپے ہی ضرور دو، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ معاہدہ کر کے دو جس میں کبھی فرق نہ آوے۔ صحابہ کرامؓ کو پہلے ہی سکھایا گیا تھا: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (آل عمران:93)۔ اس میں چندہ دینے اور مال صرف کرنے کی تاکید اور اشارہ ہے۔ یہ معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے اس کو نباہنا چاہئے۔ اس کے برخلاف کرنے میں خیانت ہوا کرتی ہے۔ کوئی کسی ادنیٰ درجہ کے نواب کی خیانت کر کے اس کے سامنے نہیں ہو سکتا تو احکم الحاکمین کی خیانت کر کے کس طرح سے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے۔''(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶۱ جدید ایڈیشن)

اب چندہ عام وغیرہ بھی اسی زمرے میں شامل ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی ایک وعدہ ہے جو آپ نے کیا ہوتا ہے۔ پھر چندہ وصیت ہے۔ بعض موصی ہیں جو لمبے عرصہ تک چندہ ادا نہیں کرتے اور بقایا دار ہو جاتے ہیں اور وصیت منسوخ ہو جاتی ہے۔ پھر یہ شکوہ ہوتا ہے کہ دفتر نے کیوں یاد نہیں کروایا، ہماری وصیت منسوخ ہو گئی۔ حالانکہ دفتر تو یاد کرواتا ہے۔ اور اگر نہیں بھی یاد کروایا تو معاہدہ کا دوسرا فریق تو خود ہے اس کو بھی تو یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے کیا عہد کیا ہوا ہے۔

اب یہاں جون میں جماعت کا مالی سال ختم ہو رہا ہے تو میں یہاں یاد کروا دیتا ہوں کہ جو بھی آپ کے چندے ہیں، ادائیگیاں ہیں، وعدے ہیں، پورے کر لیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطاب کرتے ہوئے ہمیشہ فرمایا کرتے تھے: ''لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ''۔ یعنی جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا ایمان کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۱۳۵ مطبوعہ بیروت)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

''خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے چنانچہ ﴿لِبَاسُ التَّقْوٰى﴾ قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی اُن کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے''۔(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۱۰)

یعنی امانتوں کا خیال رکھے اور ان کے باریک در باریک پہلوؤں میں جا کر ان کو ادا کرنے کی کوشش کرے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''انسان کی پیدائش میں دو قسم کے حُسن ہیں۔ ایک حُسن معاملہ اور وہ یہ کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام امانتوں اور عہد کے ادا کرنے میں یہ رعایت رکھے کہ کوئی امر حتی الوسع ان کے متعلق فوت نہ ہو۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں رَاعُوْنَ کا لفظ اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ایسا ہی لازم ہے کہ انسان مخلوق کی امانتوں اور عہد کی نسبت بھی یہی لحاظ رکھے یعنی حقوق اللہ اور حقوق عباد میں تقویٰ سے کام لے۔ یہ حُسن معاملہ ہے یا یوں کہو کہ روحانی خوبصورتی ہے''۔(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

پھر آپ نے فرمایا کہ:

'' ہر مومن کا یہی حال ہوتا ہے۔ اگر وہ اخلاص اور وفاداری سے اُس کا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا ولی بنتا ہے لیکن اگر ایمان کی عمارت بوسیدہ ہے تو پھر بے شک خطرہ ہوتا ہے۔ ہم کسی کے دل کا حال تو جانتے ہی نہیں۔ سینہ کا علم تو خدا کو ہی ہے مگر انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے معاملہ صاف نہیں تو پھر بیعت فائدہ دے گی نہ کچھ اور۔ لیکن جب خالص خدا ہی کا ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اُس کی خاص حفاظت کرتا ہے۔ اگر چہ وہ سب کا خدا ہے مگر جو اپنے آپ کو خاص کرتے ہیں اُن پر خاص تجلی کرتا ہے اور خدا کے لئے خاص ہونا یہی ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو کر اُس کا کوئی ریزہ باقی نہ رہ جائے۔ اس لئے میں بار بار اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ بیعت پر ہرگز ناز نہ کرو اگر دل پاک نہیں ہے۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کیا فائدہ دے گا جب دل دُور ہے۔ جب دل اور زبان میں اتفاق نہیں تو میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر منافقانہ اقرار کرتے ہیں۔ تو یاد رکھو ایسے شخص کو دوہرا عذاب ہو گا مگر جو سچا اقرار کرتا ہے اُس کے بڑے بڑے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کو ایک نئی زندگی ملتی ہے''۔(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۵ مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو امانتوں کو نیک نیتی سے ادا کرنے اور ہر قسم کی خیانت سے بچنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

ایک حسین چہرہ جسے ڈھونڈے زمانہ آپ کا

ایک حسین چہرہ جسے ڈھونڈے زمانہ آپ کا
وہ نگاہ شوق میری مسکرانا آپ کا

داستانِ اہل ربوہ بھی بڑی ہے دلنشیں
فجر کے اوقات میں سب کو جگانا آپ کا

وہ حسیں وادی قدم بوسی تیری کرتی رہی
آنسوؤں میں بہہ نکلنا یاد آنا آپ کا

کر گیا جادو تیرا حسن خطیبانہ اثر
ہر طرف عاشق تیرے اپنا بیگانہ آپ کا

جام مئے کھنکے تیری محفل میں یوں شام و سحر
شاہ بھی کاسہ لئے لگتا دیوانہ آپ کا

ڈھونڈتے ہیں لوگ اندھیروں میں قسمت کی لکیر
تھام کر قندیل وہ شمعیں جلانا آپ کا

ہجر میں تیرے دل مضطر پہ گزری وہ گھڑی
وہ اچانک چھوڑ کر ہم کو یوں جانا آپ کا

موسموں کا یہ تغیر ازل سے مخصوص ہے
بھول پائیں گے نہیں موسم سہانا آپ کا

باغ احمد میں کھلا پھر سے اک سندر گلاب
عشق میں مسرور پایا عکس جانا آپ کا

آج بزم یار میں تنویر کو باور ہوا
فقط ہم ہی تو نہیں سارا زمانہ آپ کا

(بشریٰ تنویر منصور۔ لندن)

(یہ اشعار MTA کے دس سالہ جشن تشکر کے موقع پر پڑھے گئے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی یاد میں)

گلدستۂ درویشان کے - وہ پھول جو مرجھا گئے

محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب درویش کا ذکر خیر

از فخر الحکماء ممتاز الاطباء حکیم چوہدری بدرالدین عامل بھٹہ

۱۹۴۵ء کی ماہ مئی کی ایک سہانی چاندنی رات تھی اور میں کاروباری جھمیلوں سے فارغ ہو کر ابھی لیٹا ہی تھا کہ دروازہ پر دستک ہوئی میں نے باہر جا کر دیکھا ایک دُبلا پتلا متین وسنجیدہ نوجوان ہاتھ میں لاٹھی لئے کھڑا ہے۔ السلام علیکم کے بعد میں نے آنے کا سبب پوچھا تو گویا ہوا کہ ملک نور محمد زعیم صاحب نے بلایا ہے۔ میں اندر گیا اور قمیص پہن کر لاٹھی ہاتھ میں لے کر ان کے ساتھ چل پڑا۔ ان دنوں میرا مکان محلہ دارالبرکات میں مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم کے مکان کے شمال میں لگتا ہوا تھا اور ملک نور محمد صاحب محلہ دارالبرکات غربی کے زعیم تھے۔ مکرم ملک نور محمد صاحب ایم این سنڈیکیٹ میں انچارج تھے اور چوہدری عبدالقدیر اس ادارہ میں بطور کلرک نئے نئے ملازم ہوئے تھے اور مجھے گھر سے بلانے کیلئے ملک صاحب نے انہیں بھجوایا تھا۔ یہ میری چوہدری عبدالقدیر صاحب سے پہلی ملاقات تھی۔

جب ہم دونوں ملک نور محمد صاحب کے پاس حاضر ہوئے تو وہاں ایک اور نوجوان چوہدری صلاح الدین صاحب بھی موجود تھے جو اس وقت نائب ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ تھے بعد میں ربوہ جا کر بطور ناظم جائیداد ایک لمبے عرصہ تک کام کرتے رہے۔ مکرم ملک نور محمد صاحب نے بتایا کہ ان کے پڑوس میں ایک نوجوان ہے۔ جسے بعض اوقات دماغی دورہ پڑ جاتا ہے۔ اور اس کے بوڑھے والدین ہیں وہ اس کو کنٹرول نہیں کر پاتے اور وہ انہیں سخت پریشان کرتا ہے۔ ان کی درخواست پر میں نے آپ تینوں کو بلایا ہے۔ اس نوجوان کو اپنے ہمراہ نور ہسپتال لے جائیں۔ اور بعد معائنہ واپس لے آئیں۔

مکرم ملک نور محمد صاحب زعیم خدام الاحمدیہ محلہ دارالبرکات کے پڑوس میں ایک بزرگ بابا عبدالسبحان صاحب رہتے تھے جوانی میں آپ معماری کا کام کرتے تھے۔ بڑھاپے میں یہ بھاری کام آپ سے ہو نہیں پاتا تھا اس لئے آپ نے گھروں میں سفیدی کرنے دروازوں الماریوں کو رنگ روغن کرنے کا کام شروع کیا ہوا تھا۔ ان کا لڑکا معماری کا کام کرتا تھا۔ اس لڑکے کو گاہ بگاہ دماغی ٹینشن ہو جاتی تھی اور یہ والدین کو سخت پریشان کیا کرتا تھا۔ ملک صاحب کی ہدایت پر ہم تینوں ان کے ہاں گئے اوّل تو وہ تین لاٹھی والے خدام کو دیکھ کر ہی سنبھل گیا ہم نے اس کو اپنے ساتھ نور ہسپتال تک چلنے کیلئے کہا تو وہ ساتھ چل پڑا۔ ہسپتال میں اس روز محترم ڈاکٹر عبداللہ صاحب کی رات کی ڈیوٹی تھی ان کے سامنے کیس پیش کیا گیا انہوں نے بعد معائنہ اس کو ایک انجکشن لگا دیا اور کچھ گولیاں اگلے سات روز کیلئے دیکر فارغ کر دیا ہم اس کو واپس لا کر اس کے گھر چھوڑ آئے۔ وہ گھر جاتے ہی سو گیا۔

چوہدری عبدالقدیر صاحب کی رہائش بھی اسی محلہ میں تھی اور اب ان سے مسجد میں اکثر ملاقات ہو جایا کرتی۔ رات کو محلہ جات میں ٹھیکری پہرہ لگا کرتا تھا۔ محلہ دارالبرکات کے سیکرٹری امور عامہ ملک شیر بہادر صاحب ہوا کرتے تھے ہم نے انہیں کہہ کر اپنی پہرہ کی ڈیوٹی بھی اکٹھی کرا لی اس طرح دوستی اور مضبوط ہوتی چلی گئی۔ پہرہ کی ڈیوٹی کی دو شفٹیں ہوا کرتی تھیں پہلی ۹ بجے سے ایک بجے رات تک دوسری ایک سے پانچ بجے صبح تک جس روز ہماری ڈیوٹی ایک بجے سے پانچ بجے صبح تک ہوتی ہم ڈیوٹی سے فارغ ہو کر سیدھے مسجد اقصیٰ آ جاتے اور وضو کر کے فجر کی نماز باجماعت ادا کر کے درسِ حدیث سنتے۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مسجد اقصیٰ میں حدیث کا درس دیا کرتے تھے آپ کی وفات کے بعد محترم سید ولی اللہ شاہ صاحب نے یہ خدمت سنبھال لی تھی۔ آپ عربی زبان کے نہایت فاضل عالم تھے اور جامعہ ازہر میں استاد رہ چکے تھے۔ اور آپ نے خاصی حد تک حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی وفات سے پیدا ہونے والے خلا کو درس حدیث کی حد تک پُر کر دیا تھا۔ درس سن کر ہم اپنی معاشی مصروفیات میں لگ جاتے۔

یوں تو ۱۹۴۵ء میں جنگ عظیم ثانی کے اختتام کے ساتھ ہی آزادئ ہند کی سرگرمیاں شروع ہو گئی تھیں اور آہستہ آہستہ بڑھتے بڑھتے ۱۹۴۷ء کے آغاز میں پورے عروج پر تھیں لارڈ ویول وائسرائے ہند کی کوشش سے ماہ جون ۱۹۴۷ء میں کانگرس اور مسلم لیگ کی کولیشن انٹرم سرکار بنائی گئی جو ایک ماہ تک بھی نہ چل سکی پھر برطانوی حکومت نے جو مرکز میں لیبر پارٹی برسراقتدار تھی لارڈ ویول کو تبدیل کر کے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو ہندوستان کا وائسرائے بنا کر بھیجا لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے آتے ہی ہندوستان کی تقسیم کا فارمولا مرکز کو بھجوایا جو پارلیمنٹ نے منظور کر لیا اور ایک کمیشن مقرر کر دیا جو تقسیم کے فارمولا پر عمل درآمد کا معین فیصلہ کر لے۔ اس کمیشن میں دو جج مسلمان تھے۔ اور دو کانگرس کی طرف سے ہندو تھے اور ان کا صدر انگریز سر ریڈکلیف ماہر جغرافیہ دان تھا اس کمیشن نے ضروری انتظامات کے بعد ہندوستان کو دو حصوں میں بانٹ دیا۔ مسلم اکثریت والے علاقے میں پاکستان نام کے تحت مسلم لیگ کی حکومت قائم کر دی گئی۔

آزاد حکومتوں کا اعلان چودہ اور پندرہ اگست کی رات بارہ بجے ہونا قرار پایا تھا۔ مگر پنجاب میں فسادات اور انخلاء آبادی جولائی سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بورڈنگ میں رہ کر میٹرک تک تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔ اور میٹرک کرتے ہی ایم این سنڈیکیٹ میں ملازم ہو گئے تھے۔ بورڈنگ میں قیام کے دوران آپ کا یہ معمول تھا کہ جون جولائی میں موسمی تعطیلات میں اپنے گھر موضع موہلنکی جایا کرتے تھے اس طرح علاوہ ملاقات کے والدین سے مالی امداد بھی مل جاتی جو اگلا سال گزارنے میں ممد ہوتی۔ ماہ جون میں فصل خریف برداشت کر لی جاتی ہے اور ماہ جولائی میں اس کی فروخت کی رقم زمینداروں کو مل جاتی ہے اسی لئے زمیندار برادری کی شادیاں زیادہ تر ماہ جولائی میں ہوتی ہیں۔ زمانہ طالب علمی سے ہی مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب کا ماہ جولائی میں اپنے گاؤں جو ضلع گوجرانوالہ میں تھا جانے کی عادت بنی ہوئی تھی آپ جولائی میں گھر گئے ہوئے تھے کہ اس عرصہ میں فسادات تیز ہو گئے اکثر لائینوں پر ریلوے آمدرفت بھی معطل ہو گئی۔ اور پھر تقسیم وطن ہو کر سوائے ترک وطن کرنے والوں کے کہ انہیں ہر حالت میں جان کی بازی لگا کر بھی جانا ہی تھا باقی افراد گھروں میں مقید ہو کر رہ گئے بدیں وجہ چوہدری عبدالقدیر صاحب بھی قادیان واپس نہیں آئے۔ حضور انور کے علم میں یہ امر آنے پر کہ آپ سروس کے دوران رخصت پر آئے ہوئے تھے اور واپس نہیں جا سکے۔ آپ کیلئے حکم ہوا کہ آپ قادیان چلے جائیں۔ اس پر آپ ۱۹۴۸ء میں قادیان آنے والے قافلہ میں مورخہ ۵ مارچ کو آپ قادیان پہنچ گئے۔ میں نے انہیں دیکھتے ہی کوشش کر کے ان کو حلقہ مسجد مبارک میں خاص طور پر اپنے ہی قریب میں ایڈجسٹ کروا لیا۔

مرزا محمد حیات صاحب پہلے ہی سے نظارت امور عامہ سے مطالبہ کر رہے تھے کہ مکرم حکیم بدرالدین صاحب عامل کو واپس حلقہ مسجد مبارک کی انتظامیہ میں دیدیا جائے۔ چوہدری عبدالقدیر صاحب کی آمد سے یہ مسئلہ حل ہو گیا۔ مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب انچارج سٹور بنا کر مجھے حلقہ مسجد مبارک میں واپس بھجوا دیا گیا۔ مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب نیاز جو کہ میرے برادر عم زاد بھی تھے اور میرے ساتھ نائب انچارج سٹور تھے بدستور چوہدری عبدالقدیر صاحب کے ساتھ بھی نائب انچارج سٹور بنے رہے ۱۹۵۶ء میں جب دفاتر کی تنظیم نو ہوئی تو مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب کو دفتر نظارت امور عامہ میں بطور کلرک تبدیل کر دیا گیا اور رشتہ ناطہ کا کام سپرد ہوا۔ اور لگ بھگ دس سال تک اس خدمت پر رہے۔ ازاں بعد آپ کو بطور محاسب صدر انجمن احمدیہ مقرر کیا گیا۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ ہونے کے عرصہ میں آپ کو افسر لنگر خانہ بھی مقرر کیا گیا ہر دو عہدوں پر آپ ۱۹۷۷ء کے آخر تک خدمات بجا لاتے رہے۔ مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب کی وفات پر آپ کو ناظر بیت المال خرچ مقرر کیا گیا اس عہدہ پر آپ آخر دم تک خدمت بجا لاتے رہے۔

اس تمام عرصہ میں ۴۸ سے لیکر ۱۹۸۷ء تک میرے اور چوہدری صاحب کے درمیان نہایت محبت بھرے تعلقات رہے روزانہ ایک دو بار ضرور آپس میں مل لیا کرتے اور میں اپنے معاملات میں آپ سے مشورہ کر لیتا اور آپ اپنے معاملات میں مجھ سے مشورہ کر لیا کرتے۔ ۱۹۵۵ء میں شدید بارشوں کی وجہ سے علاقہ کی گندم خراب ہو گئی تھی اکثر گندم کنگی زدہ تھی تب میں افسر لنگر خانہ تھا اور اگلے پورے سال کیلئے اور جلسہ سالانہ کیلئے گندم خرید کر سٹاک کرنا تھی۔ ہم دونوں نے باہم مشورہ کیا اور یہ طے پایا کہ لدھیانہ۔ جگراؤں، موگہ، زیرہ اور فیروز پور منڈیوں میں جا کر جائزہ لیا جائے جہاں سے بہتر گندم مل سکے لائی جائے۔ چنانچہ ہم دونوں اس سفر میں گئے اور ایک ہفتہ کے سفر میں جائزہ لیا اور یہ طے کیا کہ جگراؤں کا علاقہ اس بیماری سے بچا ہوا ہے ہم وہاں سے لنگر خانہ اور جلسہ کی ضروریات کیلئے گندم خرید کر لے آئے یہ گندم اس قدر عمدہ تھی کہ جس نے دیکھی وہی خواہش مند ہوا کہ ہمیں بھی ایسی گندم مل سکے تو اچھا ہے۔

۱۹۵۲ء میں ہم نے باہم پروگرام بنایا کہ کیوں نہ ہم ادیب فاضل کا امتحان دیدیں۔ اس خیال کے آتے ہی ہم نے لائبریری کا رخ کیا اور اکثر کتابیں ہمیں مل گئیں۔ جو باقی رہ گئی تھیں۔ ان کے بارہ میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی کو لکھا آپ نے دہلی سے خرید کر بھجوا دیں۔ ہم نے ایک ہی سال میں تیاری کر کے امتحان دیا۔ حالانکہ تین سال کا کورس تھا۔ الحمدللہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ہی سال میں کامیابی ہو گئی۔ سب سے زیادہ مشکل ہمیں علم عروض کے پرچہ میں پیش آئی اپنے درویشان میں سے کوئی بھی اس بارہ میں نہ جانتا تھا۔ یہ مشکل اس طرح حل ہوئی کہ امرتسر میں کپورس اینڈ سنز آپٹیکل ٹریڈر ہال بازار میں تھے جن سے میری ۱۹۴۴ء سے عینکوں کے کاروبار کی وجہ سے ملاقات تھی ان کے

پڑوس میں سردار کھیم سنگھ ہارمونیم میکر کی دوکان تھی میں کپورس اینڈ سنز کے ذریعہ سے کھیم سنگھ ہارمونیم میکر سے رابطہ کیا تو وہ مان گئے کہ آپ جب فرصت ملے آجایا کریں میں اس میں آپکی مدد کردونگا سو ہم دونوں چھٹیوں کے دنوں میں وہاں چلے جایا کرتے ان دنوں مکرم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب کا بھی پاکستان کے ساتھ ایم پورٹ۔ ایکسپورٹ کا کاروبار تھا اور ان کا آفس امرتسر میں تھا بعض اوقات ہم دفاتر میں رخصت کے بعد امرتسر چلے جاتے اور کھیم سنگھ صاحب سے ٹیوشن پڑھنے کے بعد رات کو مکرم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب و خالد صاحب کے ہاں چلے جاتے رات وہاں گزار کر صبح منہ اندھیرے ایک گاڑی ان ایام میں قایان کیلئے چلا کرتی تھی اس میں سوار ہوکر دفاتر ٹائم پر قادیان پہنچ جایا کرتے۔

بہت لمبی داستان ہے۔۱۹۵۲ء میں ۲۲ دسمبر کو جب جلسہ سالانہ کے انعقاد میں صرف چار دن باقی تھے افسر لنگر خانہ اور نائب افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا تھا پھر ۱۹۵٦ء میں مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی اور مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری کو بھی نائب افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا۔۱۹٦۲ء میں مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب کو بھی نائب افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا۔ کیونکہ چوہدری فیض احمد صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ تھے اور اس طرف توجہ ہونے کی وجہ سے وہ زیادہ وقت جلسہ سالانہ کے کاموں کی طرف نہیں دے سکتے تھے۔ اس طرح چوہدری عبدالقدیر صاحب ٦۲ء سے تاحیات نائب افسر جلسہ سالانہ بھی رہے۔

مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی سلسلہ کی خاطر خاص طور پر بڑے مالی قربانی کرنے والے وجود تھے اور آئے دن کوئی نہ کوئی خدمت کی راہ تلاش کرتے رہتے تھے۔۱۹٦۲ء میں اچانک ملک میں گندم کی کمی سے قحط جیسی حالت پیدا ہوگئی۔ گورنمنٹ نے فوراً اپنے ریزرو سٹوروں کے منہ کھول دیئے اور آٹے کے سستے ڈپو کھول دیئے اس کے باوجود حالت بڑی نازک صورت اختیار کرگئی۔ محترم بانی صاحب کو خیال آیا کہ کیوں نہ میں اس موقعہ پر اپنے درویش بھائیوں کی راحت کیلئے چار ماہ کی گندم جہاں سے بھی اور جس ریٹ پر بھی مل سکے لے کر بطور تحفہ پیش کروں۔ یہ خیال آتے ہی آپ نے قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھ دیا اور رقم بھی ارسال کردی۔ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس کام کیلئے ایک سب کمیٹی جس کے تین ممبر تھے۔ خاکسار، مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب اور مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب ہم تینوں نے ضلع فیروز پور اور لدھیانہ کی منڈیوں کا دورہ کیا اور جگراؤں منڈی سے ہمیں مطلوبہ گندم مل گئی جسے تین ٹرکوں میں لادکر ہم تینوں ایک ایک ٹرک پر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ کر قادیان لائے اور پھر یہاں ہر ایک درویش بھائی کے حصہ کی گندم ان کے گھروں تک پہنچائی۔ اس تجویز سے قادیان کی احمدی آبادی کو بڑی راحت ملی مکرم و محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کو یہ سکیم بہت پسند آئی اور آپ نے آئندہ بھی اسے جاری رکھنے کا ارادہ کیا اور تاحیات جاری رکھا۔ اور بعد میں آپ کی اولاد نے بھی آپ کی زندگی کے آخری سال جس قدر خرچ ہوا تھا اتنی رقم اس غرض کیلئے صدر انجمن احمدیہ میں پیش کرنے کی پیشکش کی۔ نیز یہ سب کمیٹی بھی ۱۹۸۷ء تک قائم رہی۔ ۱۹۸۷ء اپریل میں مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب وفات پاگئے اور نومبر ۱۹۸۷ء کو مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بھی وفات پاگئے۔ اس طرح میں اکیلا رہ گیا تھا محترم صاحبزادہ صاحب نے اس بارہ میں مشورہ طلب فرمایا تو لوکل انتظامیہ نے مشورہ دیا کہ ہر ایک کو اس کی فیملی کے حصہ کی گندم کی رقم نقد ادا کردی جائے اور خود اپنی حسب پسند گندم خرید لیا کریں سو ۸۸ء سے ایسا ہی ہوتا چلا آرہا ہے۔ یادوں کا ایک ہجوم ہے۔ سمجھ نہیں آرہا کیا لکھوں کیا چھوڑوں۔ بیسیوں سفر اکٹھے کئے۔ دہلی کی سیر کی، پنجاب میں بہت سے مقامات تک گئے آئے۔ ہر سفر کی الگ الگ یادیں ذہن میں گھومتی رہتی ہیں۔

۱۹۸۲ء کے جلسہ سالانہ ربوہ پر درویشان سے ملاقات کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آپ لوگ پنجاب میں تبلیغ کیوں نہیں کرتے۔ اب واپس جاکر آپ لوگ قادیان کے مضافات کا سروے کریں اور تبلیغی پروگرام بناکر مجھے اطلاع دیں حضور انور کے ارشاد مبارک پر ماہ فروری ۸۳ء کے پہلے ہفتہ میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کا اجلاس امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں ہوا۔ اس میں ابتدائی مرحلہ میں ۳۰ میل کے سرکل میں سروے کرنے کی تجویز ہوئی اور خاکسار کو اس کا انچارج مقرر کیا گیا۔ اگلے روز پھر میٹنگ کرکے وفد مقرر کئے گئے اور خدام کو سائیکل فراہم کرکے ایریا تقسیم کیا گیا۔ اور طے پایا کہ اگلے روز صبح ہی وفد روانہ ہو جائیں۔ محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب کو حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے اس مہم کے اخراجات کا آڈیٹر مقرر کیا تھا۔ ابتدائی طور پر تو کوئی بجٹ ہی نہیں تھا۔ سب کام رضا کارانہ طور پر شروع کیا گیا تھا سائیکل بھی مختلف افراد سے مستعار ہی لئے گئے تھے وفود کو ہدایت تھی کہ کھانا اپنے گھر سے ساتھ لے کر چلیں۔ بس اس قدر اجازت تھی کہ اگر کوئی سائیکل پنکچر ہو جائے تو اس کو پنکچر لگوائیں یا چھوٹی موٹی مرمت جس سے سائیکل واپس قادیان تک آسکے کرالیں۔ ایسے اخراجات قادیان کے لوکل فنڈ سے ادا ہوں۔

خدا تعالیٰ کا بے حد فضل و کرم ہے کہ حضور انور کی توجہ اور دُعا کا اثر اوّل روز سے ہی ظاہر ہونا شروع ہوگیا۔ بھام ایک گاؤں قادیان سے جانب جنوب مشرق آٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر موجود ہے۔ ۴۷ء میں یہاں کی تمام مسلم آبادی ہجرت کرکے پاکستان چلی گئی تھی صرف دو بھائی اللہ بخش اور منگت علی وہاں کے غیر مسلم افراد نے اپنی حفاظت میں رکھ لئے تھے ان کا تعلق کنش دوز برادری سے تھا۔ یہ لوگ ۱۹۵۲-۵۳ء سے قادیان آنا شروع ہو گئے تھے۔ مل بھی جاتے تھے اور عیدین کی نمازیں بھی ہمارے ساتھ پڑھ جاتے تھے۔ مگر احمدی نہیں ہوتے تھے ان کے جملہ رشتہ دار پاکستان میں تھے اور وہ سب غیر احمدی تھے یہ لوگ بھی پاسپورٹ پر انہیں ملنے جاتے رہتے تھے۔ اس لئے احمدیت سے دور رہے۔ جس روز ہمارا وفد پہلے دن سروے کیلئے نکلا اسی روز صبح ہی یہ لوگ قادیان آئے اور خود یہ اظہار کیا کہ ہماری بیعت لے لیں ہم پر حق کھل گیا ہے کہ جماعت احمدیہ ہی سچی ہے اور اصلی اسلام پر قائم ہے۔ ہم نے لمبا عرصہ سوچ بچار کی ہے۔ اور اب ہم پختہ طور پر اس کو جان گئے ہیں اور سچائی کو پہنچان گئے ہیں۔ ان لوگوں کی بیعتیں کرالی گئیں یہ پہلا پھل تھا جو تبلیغی مساعی کو لگا۔ روز بروز تبلیغی مہم بڑھتی گئی اور نت نئے پھل لگتے چلے گئے۔ مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب اس مہم میں بھی میرے مددگار اور شریک کار رہے آپ نے میرے ساتھ موضع منوال، بھام، ڈریوالی، بیاس، ڈھلواں، مکھن کے بڈے، جالندھر لدھیانہ، مقامات تک تبلیغی سفر کئے۔

۳۱ر دسمبر ۱۹۸٦ء کو ہم دونوں ایک میٹنگ سے نکل رہے تھے رات دس بجے کا عمل ہوگا مینار پر دس بجنے کی آواز آئی چوہدری صاحب کہنے لگے لو جی میں اب سے ریٹائر ہوگیا۔ میری عمر ٦۰ سال ہوگئی ہے۔ میں نے مبارک باد دی۔ کہنے لگے میرا یہ ارادہ ہے کہ میں لکھ کر دیدوں کہ میں نے مزید سروس نہیں کرنی۔ میں نے کہا آخر اس کی کیا ضرورت ہے۔ کہنے لگے میرا دل یہی چاہتا ہے کہ مزید سروس نہ کروں میں نے کہا ابھی تو آپ بیٹے کی شادی کیلئے پاکستان جارہے ہیں۔ وہاں آپ کے تین ماہ لگ جانے ہیں۔ واپس آکر جو بھی کرنا ہو کریں ابھی جلد بازی میں کچھ نہ لکھیں کہنے لگے آپ کا مشورہ ٹھیک ہے۔ ازاں بعد آپ عزیز عبدالواسع صاحب کی شادی کیلئے پاکستان روانہ ہوگئے وہاں سے آپ کی واپسی ۱۴ اپریل ۸۷ء کو متوقع تھی ۱۳ اپریل کو آپ لاہور میں ہی تھے کہ اچانک ہارٹ اٹیک ہوا۔ میڈیکل ایڈ دی گئی مگر حملہ سخت تھا اسی رات آپ نے جان جان آفریں کے سپرد کردی اور ہنستی بستی دنیا کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کو سدھار گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اللہ تعالیٰ آپ کو بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ کی یادگار ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا مستقبل روشن اور تابناک بنائے۔ آمین۔☆

درخواست دُعا

☆۔مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب نائب مدیر بدر کے بیٹے عزیز قریشی محمد اسد اللہ عمر دس سال کو میدان میں کھیلتے ہوئے بائیں آنکھ میں شدید چوٹ لگ گئی۔ آنکھ کے اندرونی حصے میں بلیڈنگ کے باعث عزیز شدید تکلیف میں ہے اور بینائی بھی فی الحال متاثر ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب سے عزیز کی مکمل شفایابی کیلئے دردمندانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

☆۔خاکسار کے دادا مکرم غلام نبی صاحب درویش قادیان اپنی بیٹی سے ملاقات کی خاطر دوبئی گئے ہوئے تھے کہ اچانک ۱۵راپریل کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے شدید بیمار ہوگئے تاحال آئی سی یو میں داخل ہیں۔ دادا کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب سے دردمندانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (شفقت محمود متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

ولادت

عزیزم منصور احمد صاحب جنگوی ابن مکرم اقبال احمد صاحب جنگوی یادگیر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 21.1.04 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام ''مغفور احمد'' تجویز فرمایا ہے۔

بچہ کی صحت و سلامتی درازی عمر اور نیک صالح خادم دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/50 روپے۔ (بشارت احمد حیدر قادیان)

مضامین نظمیں اور رپورٹیں وغیرہ ایڈیٹر بدر کے نام
اور مالی معاملات کیلئے مینیجر بدر کے نام چٹھی لکھیں

صوبہ بنگال وآسام میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ بھارت کی مساعی

محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ بھارت 17 فروری کو کلکتہ تشریف لائیں اور صوبائی صدر لجنہ مکرمہ بشریٰ حمید صاحبہ بنگال آسام کے ہمراہ سرکل بیر بھوم میں 18 تا 20 فروری سرکل کی نومبائعین مجالس شکرہ آباد لوہاپور بھوانی پور ماڑ گرام نلہٹی کی مجالس کا دورہ کیا ہر جگہ تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اجلاس میں تلاوت عہد اور نظم کے بعد محترمہ صدر لجنہ بھارت نے ممبرات سے خطاب فرمایا۔ تمام اجلاسات میں بنگلہ ترجمہ صوبائی صدر نے ساتھ کے ساتھ پیش کیا محترمہ صدر صاحبہ نے احمدیت کے تعارف کے ساتھ ساتھ لجنہ کی تنظیم کے قیام اور اسکی ضرورت اور اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ شکرہ آباد میں 60 ممبرات نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ غیر احمدی عورتیں بھی شامل ہوئیں اور احمدیت کے بارہ میں سوال و جواب کئے۔ 20 فروری کو سرکل کی تمام مجالس کی صدرات کی میٹنگ رکھی گئی جس میں 16 مجالس کی نمائندگی تھی۔ تلاوت عہد اور نظم کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بھارت کو سرکل بیر بھوم کی مجالس کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا۔ اس کے بعد صدر صاحبہ لجنہ بھارت نے ممبرات کو خطاب سے نوازا۔ آپ نے خطاب میں عہدیداران کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

سرکل مرشیدہ آباد:: مورخہ ۲۱ تا ۲۴ فروری کو اس سرکل میں کیرتنیا پاڑا۔ دکول، کمار پور۔ رائے گرام۔ تال گرام۔ بھرت پور۔ ابراہیم پور۔ برہمپور۔ مجالس کا دورہ کیا۔ ان ہر مجالس میں اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت عہد اور نظم کے بعد محترمہ صدر لجنہ بھارت نے عورتوں سے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے بچوں اور لجنہ کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ ترجمہ محترمہ صوبائی صدر لجنہ نے پیش کیا۔ علاوہ ازیں کیرتنیا پاڑا۔ رائے گرام۔ تال گرام۔ بھرت پور۔ صدر لجنہ کا انتخاب کروایا گیا۔

بھرت پور:: میں جماعتی طور پر امیر صاحب صوبائی نے اجلاس کا انتظام کیا جس میں مائک اور پردہ کا انتظام بھی عورتوں کیلئے تھا۔ اس جلسہ میں ۲۵ عورتیں شامل ہوئیں۔ اور دور دور تک احمدیت کا پیغام پہنچ گیا۔

آل مرشیدہ آباد میٹنگ ۲۳ فروری کو رکھی گئی جس میں ۱۶ مجالس کی نمائندگی ہوئی۔ تلاوت عہد اور نظم کے بعد محترمہ صدر لجنہ بھارت کو سرکل مرشیدہ آباد کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا۔ اس کے بعد صدر لجنہ بھارت نے اپنے صدارتی خطاب میں مالی قربانی میں عورتوں کی مثال پیش کر کے لجنہ کی تنظیم اور عہدیداروں کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

سرکل مالدہ / دیناجپور:: مورخہ ۲۵ تا ۲۶ فروری مالدہ مشن ہاؤس میں ضلع مالدہ کی ۷ مجالس کی صدرات کی میٹنگ ہوئی تلاوت عہد اور نظم کے بعد محترمہ صدر لجنہ بھارت نے ممبرات سے خطاب فرمایا۔

دیناج پور:: مورخہ ۲۶ فروری کو اس زون کی صدرات کو اکٹھا کیا گیا۔ جس میں ۱۰ مجالس کی نمائندگی ہوئی۔ یہ میٹنگ کشمنڈی میں منعقد ہوئی۔ جس میں تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت عہد اور نظم کے بعد صدر لجنہ بھارت کا خطاب ہوا۔ محترمہ نے اپنے خطاب میں تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ نیز مالی قربانی کے ساتھ ساتھ بچوں کی تربیت اور نماز کی اہمیت اور اس کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

سرکل نارتھ بنگال سلی گوڑی:: مورخہ ۲۷/۲۸ فروری سلی گوڑی میں میٹنگ ہوئی محترمہ صدر لجنہ بھارت کا استقبال کیا گیا۔ تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت عہد اور نظم کے بعد صدر لجنہ بھارت نے خطاب فرمایا۔ تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ جلسہ کے بعد سوال و جواب کا پروگرام رکھا گیا۔ جس میں غیر از جماعت ممبرات شامل ہوئیں اور جلسہ کے بعد ۲ عورتیں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئیں۔ الحمدللہ۔

۲۸ فروری سلی گوڑی کے صدر جماعت کے گھر غیر احمدی مستورات کو اجلاس میں بلایا ہوا تھا جس میں بعد میں سوال و جواب ہوئے۔ اگلے دن اُن میں سے ایک نے بیعت کر لی۔

صوبہ آسام سرکل:: یکم مارچ ابھیاپوری جو کہ آسام کا سرکل آفس ہے یہاں سے قریب ہی ہماری پرانی جماعت ہے نارار بیٹا وارتا پاج علی ان مجالس کا دورہ کیا اور یہاں تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت عہد اور نظم کے بعد صدر لجنہ بھارت نے خطاب فرمایا آپ نے حدیث کی روشنی میں تربیتی امور پر توجہ دلائی اسی طرح ابھیاپوری مشن میں بھی ایک اجلاس ہوا اور بعد میں صدر لجنہ کا انتخاب بھی کروایا گیا۔ اس کے علاوہ محترمہ صدر لجنہ بھارت نے صدرات کی میٹنگ بھی کی۔ کام کرنے کے طریق اور رپورٹ بھیجنے کی طرف خاص توجہ دلائی۔

گواہاٹی سرکل:: مورخہ ۲ مارچ گواہاٹی کا املی بستی اور تالتہ بستی کا دورہ کیا۔ جہاں پر جماعتی جلسہ تھا اور عورتوں کا پردے کا انتظام تھا کافی مستورات نے شرکت کی۔ یہ جلسہ فوجی چھاؤنی کے قریب ایک پہاڑی کے اوپر ہوا۔

کلکتہ:: ۷ مارچ کو مسجد احمدیہ کلکتہ میں لجنہ و ناصرات کا تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت عہد اور نظم کے بعد محترمہ صدر لجنہ کلکتہ و محترمہ صدر لجنہ بھارت نے لجنہ و ناصرات سے خطاب فرمایا محترمہ نے اپنے خطاب میں قرآن حدیث اور خلفاء کرام کے اقتباس کی روشنی میں پردہ کی اہمیت اور بچوں کی تربیت پر زور دیا۔

ڈائمنڈ ہاربر سرکل:: ۸ مارچ ڈائمنڈ ہاربر۔ موہن پور بسنت پور۔ شریشاہ۔ ہوگلہ۔ بانگلہ۔ بریشہ کبیرہ ان تمام مجالس کا صدر لجنہ بھارت نے دورہ کیا۔ ہر جگہ تربیتی اجلاس کیا گیا اور کبیرہ۔ ہوگلہ اور ڈائمنڈ ہاربر میں صدر کا انتخاب کروایا گیا۔

بیتھاری ۹ مارچ:: یہاں پر بھی تربیتی اجلاس کروایا گیا تلاوت عہد نظم کے بعد محترمہ صدر لجنہ بھارت نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے مالی قربانی اور بچوں کی تربیت پر خاص زور دیا۔ (راشدہ رحمٰن جنرل سیکرٹری بنگال وآسام)

گوہاٹی میں تربیتی اجلاس

گواہاٹی:: آسام سرکل کے تحت مورخہ 2.3.04 کو ایک تربیتی جلسہ ہوا جس میں قادیان سے آئے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت صوبہ آسام و بنگال اور محترمہ صدر لجنہ اماءاللہ بھارت اور دس معلمین کرام نے شرکت کی۔ تلاوت کے بعد محترم جناب امیر صاحب آسام و بنگال محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد قادیان مولانا امان علی صاحب مبلغ سلسلہ ابھیاوری نے خطاب کیا۔ مکرم مولوی امین الرحمٰن صاحب مبلغ سرکل گواہاٹی نے جلسہ کے انتظامات اور خاکسار عبداللطیف بنگالی معلم وقف جدید بیرون نے کھانے کا انتظام کیا اس جلسہ میں پانچ سو سے زائد افراد مرد و زن نے شرکت کی اس علاقہ میں یہ پہلا تربیتی جلسہ تھا۔

(عبداللطیف معلم وقف جدید بیرون)

ہسری میں تربیتی جلسہ

مورخہ 8.2.04 کو بوقت ساڑھے دس بجے ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسے کا آغاز مکرم امیر صاحب صوبائی جھارکھنڈ کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت نظم کے بعد خاکسار نے نظام جماعت کے ساتھ تعاون اور ضروری امور پر تقریر کی۔ آخر پر مکرم سید بشیر احمد صاحب امیر صوبائی جھارکھنڈ نے اپنے صدارتی خطاب میں ضروری تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ میں انصار۔ خدام۔ اطفال۔ لجنہ۔ ناصرات اور نومبائعین پر مشتمل 50 افراد شامل تھے۔ دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (عبدالرحیم معلم وقف جدید بیرون)

اجتماع نومبائعین سرکل کانپور

مورخہ 2.3.04 کو کانپور سے ۵۵ کلومیٹر دور اُنہا گاؤں میں سرکل کانپور کے نومبائعین کا اجتماع منعقد ہوا جس میں دس گاؤں کے نومبائعین نے شمولیت کی اس اجتماع میں مکرم شمشاد علی بادل معلم سلسلہ انچارج سرکل کانپور نے بھرپور تعاون دیا اجتماع میں مقابلہ تلاوت قرآن، نظم تقریر و میوزکل چیئر ہوا مہمان خصوصی مکرم چوہدری نسیم صاحب امیر صوبہ یوپی نے تقسیم انعامات کئے قائد علاقائی یوپی دس خدام کانپور سے شامل ہوئے عزیزم لئیق احمد وقف نو نے پہلا انعام تلاوت قرآن کا حاصل کیا۔ قائد علاقائی کو بھی تعلیم القرآن کیلئے بہتر کارگزاری پر ٹرافی مکرم صوبائی امیر صاحب نے دی۔ مورخہ 27.2.04 کو ایک تربیتی اجلاس بمقام کانپور منعقد کیا گیا۔ مورخہ 22.2 کو دارالتبلیغ کانپور کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ وقار عمل بھی کیا گیا۔ (قائد خدام الاحمدیہ کانپور)

صوبہ ہماچل میں تربیتی جلسے

الحمدللہ محترم نصیر احمد صاحب ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل لندن نے اپنے نہایت ہی مصروف ترین ایام میں سے نومبائعین سے ملاقات اور ان کی حوصلہ افزائی کیلئے وقت دیا آپ کے ہمراہ محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد و محترم سفیر احمد صاحب شمیم نائب ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین بھی قادیان سے تشریف لائے یکم مارچ 2004 کو موصوف کا احمدیہ مسجد برنو ہماچل میں آمد پر نومبائعین نے پرجوش رنگ میں استقبال کیا بعدہ جلسہ کا اہتمام کیا گیا جلسے کی کارروائی زیر صدارت محترم نصیر احمد صاحب قمر شروع ہوئی تلاوت و نظم کے بعد خاکسار محمد نذیر مبشر نے جلسے کی غرض و غایت بیان کی۔ مولانا تنویر احمد خادم نے مختلف تربیتی پہلو بیان کئے مکرم مولانا نصیر احمد صاحب قمر نے نومبائعین کو قیمتی نصائح سے نوازا اور دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا بعدہ تمام حاضرین کو کھانا کھلایا گیا حاضرین کی تعداد کم و بیش 350 کے قریب تھی مرد و زن اور بچے بھی شامل تھے دوسرے روز مورخہ 2 مارچ 2004 کو جماعت احمدیہ ٹھٹھل جماعت احمدیہ ڈنگوہ میں تربیتی جلسے منعقد کئے بچوں کے ساتھ سوال و جواب ہوئے گردونواح سے آئے ہوئے نومبائعین کو تربیت اولاد اور نمازوں کی طرف توجہ دلائی اور قیمتی نصائح سے نوازا۔

ان مقامات پر بھی تمام حاضرین کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا جماعت احمدیہ ٹھٹھل اور جماعت احمدیہ ڈنگوہ کے جلسوں اور مجالس سوال و جواب میں کم از کم 250 کے قریب عورتوں مردوں اور بچوں نے شرکت کی بعدہ شملہ تشریف لے گئے اور وہاں پر رات کے وقت مکرم عبدالسلام صاحب کے گھر پر مجلس سوال و جواب لگائی گئی۔

3 مارچ 2004 کو شملہ سے جماعت احمدیہ کھبلی تشریف لائے وہاں لوگ جماعتوں سے جلسے کی غرض سے کثیر تعداد میں جمع تھے یہاں پر بھی تلاوت اور نظم کے بعد مولانا تنویر احمد صاحب خادم اور مولانا نصیر احمد صاحب قمر نے نومبائعین سے خطاب فرمایا اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا اگلے روز مورخہ 6 مارچ کو کھبلی سے جماعت کچھن میں تشریف لے گئے یہاں پر بھی احمدیہ مسجد میں گردونواح کے نومبائعین پہلے سے جمع تھے موصوف کے آتے ہی نعروں سے استقبال کیا گیا بعد میں جلسہ منعقد ہوا جس میں نصیر قمر صاحب نے خلافت کی برکت اور جماعت احمدیہ میں شمولیت کی برکت کے تعلق سے نومبائعین کو خطاب کیا۔ اور بچوں کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس منعقد کی آخر میں دُعا کے بعد یہ چار روزہ تربیتی پروگرام اختتام کو پہنچا دُعا کریں اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے اور نومبائعین کے اندر پاک تبدیلی فرمائے۔ (محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج ہماچل)

جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ کا تعلیمی سال یکم اگست 2004 سے شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند اُمیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ درخواست مقررہ فارم پر نظارت تعلیم کو ارسال کریں داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ **شرائط داخلہ**:۔ ا۔ درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کیلئے تیار ہو۔ ۲۔ جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔ ۳۔ تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔ ۴۔ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ ۵۔ عمر سترہ سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ اُمیدوار کیلئے عمر ۲۲ سال ہو۔ استثنائی صورت میں عمر میں چھوٹ دیئے جانے کے بارہ غور ہو سکے گا۔ ۶۔ غیر شادی شدہ ہو۔ ۷۔ امیر جماعت احمدیہ/صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول معہ ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت/صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع دو عدد فوٹو گراف پاسپورٹ سائز 30 جون 2004 تک ارسال کریں۔ اس کے بعد موصول ہونے والے فارم داخلہ قابل تسلیم نہ ہوں گے۔ تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں معیار پر اُترنے والے طلباء کو ہی جامعہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ دفتر کو فارم داخلہ ملنے پر کوائف کا جائزہ لیکر اُمیدوار کو داخلہ امتحان میں شرکت کرنے کیلئے اجازت نامہ بھجوایا جائے گا۔ اس اجازت کے ملنے پر ہی طالب علم امتحان کیلئے آسکے گا۔ اُمیدوار کو آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔ داخلہ امتحان میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات خود کرنے ہوں گے۔ طلباء آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ ہمراہ لیکر آئیں۔ **نصاب داخلہ**:۔ تحریری امتحان میٹرک کے معیار کے مطابق ہوگا۔ دو پرچہ جات اُردو اور انگریزی ہوں گے۔ **اُردو پرچہ**:۔ ایک مضمون، درخواست، گرامر، اس پرچہ میں دینی معلومات اسلام اور احمدیت کے متعلق شامل ہوں گے۔ **انگریزی پرچہ**:۔ ایک مضمون درخواست میٹرک کے معیار کے مطابق گرامر اور جملے اردو سے انگریزی میں۔ **انٹرویو**:۔ جنرل معلومات اپنے ملک کے بارے میں۔ دینی معلومات جس میں اسلامیات شامل ہوں گے قرآن کریم ناظرہ۔ انگلش ریڈنگ اور اُردو ریڈنگ۔

داخلہ برائے حفظ کلاس:۔ داخلہ کے لئے عمر دس سال سے زائدنہ ہو۔ اُمیدوار قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔ طالب علم کے عام ذہنی لیاقت کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اعلان نکاح

مورخہ 19.2.04 کو عزیزہ گل افشاں اختر صاحبہ بنت مکرم محمد جلیل اختر صاحب ناظم انصار اللہ حاجیپور بہار کا نکاح مکرم شہباز عالم صاحب ابن مکرم خلیل احمد صاحب برہ پورہ بھاگلپور بہار کے ہمراہ مکرم مولوی اسماعیل احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے -/95000 (پچانوے ہزار روپے) حق مہر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے برکات اور رحمتوں کا موجب بنائے اعانت بدر 200 روپے۔ (محمد نوشاد احمد قادری برہ پورہ)

خاکسار جاوید اقبال معلم ولد محمد حسین صاحب سکنہ شیندرہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ کا نکاح مکرمہ پروین اختر دختر مکرم محمد دین صاحب کے ساتھ مورخہ 16.1.04 کو مبلغ چوبیس ہزار روپے حق مہر پر احمدیہ مشن پونچھ میں مکرم مولوی غلام احمد صاحب قادر نے پڑھا۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے کامیاب و بابرکت کرے۔ آمین۔ اعانت بدر -/100 (جاوید اقبال معلم جماعت احمدیہ ہسری رانچی۔ جھارکھنڈ)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ فروری کو احاطہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم فدا محمد شاہ صاحب آف گولیکی حال نارتھ لندن مورخہ 4 فروری کو بعارضہ Lungs cancer وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے دادا مکرم پیر سید خوشی محمد شاہ صاحب مرحوم، گولیکی کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے دور میں احمدیت قبول کی تھی۔ مرحوم نارتھ لندن جماعت کی تشکیل میں پیش پیش تھے اور اولین ممبران میں شمار ہوتے تھے۔ آپ باقاعدگی سے چندہ جات ادا کرتے اور تبلیغ میں بھی کوشاں رہتے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:۔ (۱) مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب ابن حضرت ملک حسن محمد صاحب سمبڑیالوی

آپ مورخہ 23 جنوری 2004 کو وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی عمر 92 سال تھی اور موصی تھے۔ آپ نے مختلف کتب بھی لکھیں جن میں "تمدن اسلام" "کلام الٰہی" "میری یادیں" مشہور ہیں۔ جماعتی اخبارات و رسائل کے ایڈیٹر اور منیجر بھی رہے اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری اور انچارج شعبہ زودنویسی کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ ٹی آئی کالج ربوہ میں بھی پڑھاتے رہے ہیں۔ آپ ایک نیک اور مخلص باوفا انسان تھے۔

۲۔ مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب آف سرگودھا مورخہ ۱۱ جنوری ۲۰۰۴ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جوانی سے ہی تہجد گزار تھے۔ ہمیشہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور ایک پر جوش داعی الی اللہ تھے۔ جماعت کے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔

۳۔ مکرم رحمت علی صاحب مورخہ 22 جنوری 04 کو بعمر 81 سال وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مسجد اقصیٰ ربوہ میں ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ ان کے دو بیٹوں مکرم احمد خان نسیم صاحب اور مکرم شاہد محمود صاحب کو مسجد بیت الفتوح کی تعمیر میں بڑی نمایاں خدمت کرنے کی توفیق ملی ہے۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

گم شدہ رسید بک

مکرم مولوی پیر محمد صاحب مبلغ سلسلہ کٹیہار (بہار) اطلاع دیتے ہیں کہ رسید بک چندہ جماعت احمدیہ 10150 جو وصولی چندہ جات کی غرض سے کٹیہار کے سابقہ معلم منظور عالم صاحب کو ایشو کی گئی تھی معلم مذکور لیکر فرار ہوگئے ہیں۔ اسی طرح رسید بک چندہ جماعت احمدیہ 10623 جو لکھنو سرکل کے ایک معلم محمد ہاشم صاحب آف نیپال کو ایشو کی گئی تھی اور جس پر ابتدائی صرف سات رسیدیں ہی کاٹی گئی تھیں معلم مذکور لیکر فرار ہوگئے ہیں۔ لہٰذا ان ہر دو رسید بکس کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ احباب ان رسید بکس پر کسی بھی قسم کا کوئی جماعتی چندہ ادا نہ کریں۔

محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ رسید بکس چندہ جماعت احمدیہ 10437، 7753، 9842 جو مکرم عبدالستار صاحب سیکرٹری لوکل فنڈ جماعت احمدیہ کانپور کے زیر استعمال تھیں موصوف سے گم ہوگئی ہیں۔ لہٰذا ان ہر سہ رسید بکس کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ احباب جماعت ان رسید بکس پر کسی بھی نوع کے جماعتی چندہ کی ادائیگی سے اجتناب کریں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

درخواست دُعا

میرے بہت ہی پیارے دادا جان مکرم سید محی الدین احمد صاحب وکیل آف رانچی اور پیاری دادی جان حسینہ بیگم صاحبہ "مرحومین مغفورین" کے بلند درجات عطا ہونے کیلئے اور انکی تمام اولادوں، عزیز، اقارب اور لواحقین کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات عطا ہونے کیلئے تمام احباب جماعت قارئین بدر سے درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر -/200 (محمد جاوید ہسری۔ لوہرڈاگا جھارکھنڈ)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

آپ کے خطوط-آپ کی رائے

لدھیانہ کے احراریوں کا جھوٹ

کچھ دنوں سے پنجاب کے احراریوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کی مخالفت میں ایک پندرہ روزہ اخبار نکال کر سراسر جھوٹی خبریں شائع کی جارہی ہیں۔اب معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان کی غیر معمولی ترقی سے یہ لوگ سخت پریشان ہیں دوسری طرف ان کے پالے ہوئے کچھ بدمعاش ان دنوں جیل میں بند ہیں جن کو بچانے کی خاطر ان کو پیسوں کی ضرورت ہے اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے انہوں نے جیل میں بند احراریوں کو کشکول کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے اور ان کا نام لے لے کر پنجاب ہریانہ ہماچل اور ملک کے کچھ اور حصوں میں بھولے بھالے مسلمانوں کو لوٹنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

انہوں نے حال ہی میں ایک جھوٹ یہ گھڑا ہے کہ پشاور میں ۱۰۷ احمدی-غیر احمدی ہوگئے ہیں۔پہلے ان کو جرمن سے خبر آئی تھی کہ وہاں ایک شخص سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس کے مقابلہ پر کھڑا ہوگیا ہے دراصل ان کی اپنی تنظیموں میں کرسی کے معاملہ میں جو رسہ کشی ہوتی ہے وہی وہ اپنے گندے دماغوں سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق بھی سوچتے ہیں۔

جلسہ سالانہ قادیان کے متعلق انہوں نے لکھا ہے کہ زبردستی لوگوں کو لایا گیا اور جلسہ کی حاضری جو بتائی گئی وہ نہیں تھی جبکہ حقیقت یہ ہے کہ میں خود جلسہ میں شامل ہوا ہوں اور ہزاروں افراد والہانہ طور پر قادیان کی گلیوں کو چومتے تھے۔احراریوں کو میری ایک نصیحت ہے کہ اگر جھوٹ بولنا ہے تو بولو کیونکہ یہ تمہاری گھٹی میں ملا دیا گیا ہے لیکن ایسا جھوٹ نہ بولا کرو جس کی وجہ سے لوگ تم پر ہنسیں اور جس سے تمہاری پول کھل جائے کیا دنیا والے اندھے ہیں کہ وہ قادیان کے جلسہ کے متعلق اور قادیان کے متعلق صرف تمہارے منانے سے ہی جائیں گے۔سیکڑوں لوگ روزانہ قادیان جاتے ہیں اور اب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔لدھیانہ کے احراریوں سے میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم خود لدھیانہ کے رہنے والے ہیں اور احمدی ہونے سے پہلے ہم تم لوگوں کے چنگل میں پھنسے ہوئے تھے ہم جانتے ہیں کہ تم لوگ کتنے سچے ہو۔ایک عرصہ سے تم نے دنیا داری کی خاطر مسلمانوں کو ہائی جیک کر رکھا ہے۔اپنی مسجدوں میں بدمعاشوں کو پال رکھا ہے جنہوں نے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب کو اذیتیں دے دے کر شہید کر دیا تھا۔تم لوگوں کے اندرونے سے لدھیانے والے اچھی طرح واقف ہیں۔اس لئے یہ دکانداری بند کر کے جھوٹ بولنا اور جھوٹ کی دکانداری چلا کر معصوم عوام کو ورغلانا چھوڑ دو۔پہلے ہم لوگ بھی تم لوگوں کے دام فریب میں پھنس کر احمدیوں کو بُرا بھلا کہتے تھے لیکن خدا نے ہماری آنکھیں کھول دیں اور ہم کو حق پہنچانے کی توفیق بخشی ہے۔خدا تم لوگوں کی آنکھیں کھولے۔

(رفیق احمد لدھیانوی)

درخواست دُعا

محترم محمد لطیف صاحب شاکر آف لندن اپنی اور اہل وعیال کی جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(سید بشارت احمد قادیان)

وقف عارضی کیجئے

عنقریب ہندوستان کے اسکولوں اور کالجوں میں گرمیوں کی چھٹیاں ہونے والی ہیں۔اس موقعہ پر نظارت ہذا اساتذہ، لیکچرار، پروفیسر صاحبان اور طالب علموں سے موسمی تعطیلات میں سے کم از کم دو ہفتے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے وقف کرنے کی درخواست کرتی ہے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا:۔

’’میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آرہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں ان کا علم بڑھے گا‘‘۔

اسی طرح کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار اسکولوں کے اساتذہ کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام میں اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کیلئے پیش کریں۔(الفضل ۱۳ فروری ۱۹۷۷)

۱-وقف عارضی کرنے والے احباب اپنی درخواستیں اپنے صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ نظارت ہذا کو بھجوائیں۔

۲۔اسی طرح نظارت ہذا جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے صوبائی امراء صدر صاحبان اور مبلغین ومعلمین کرام سے گزارش کرتی ہے کہ اگر وہ کسی جگہ واقفین عارضی بھجوانے کی ضرورت محسوس کرتے ہوں تو نظارت ہذا کو ضرور مطلع فرمائیں۔جزاکم اللہ۔

(نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

شولاپور (مہاراشٹر) میں جلسہ پیشوایان مذاہب
مکرم ناظر صاحب دعوۃ الی اللہ بھارت کی شرکت

مورخہ 25-2-04 کو مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ بھارت کی شولاپور آمد پر شولاپور کے نامبائعین و زیر تبلیغ احباب معززین نے گرم جوشی سے موصوف کا خیر مقدم کیا۔اور گلپوشی کی۔پورے دن الگ الگ جگہوں پر استقبال و مجالس سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔دو مسلم زیر تبلیغ احباب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس مکرم اکبر عبدالکریم مجاور صاحب و محمد حسین شیخ صاحب نے بھی دونوں معززین کو بطور تحفہ الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی چاندی کی انگوٹھی پہنائی۔

اسی روز مکرم جعفر انگریز صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ ’’سینک رکت‘‘ نے مکرم ناظر صاحب کو بطور اعزاز دعوۃ طعام پر اپنے گھر بلایا۔ان کو بھی الیس اللہ کی انگوٹھی تحفۃً دی گئی۔

اگلے روز مورخہ 26-2-04 کو صبح شولاپور شہر کے مشہور و معارف نامہ نگار مکرم ایم.بی. براجدا صاحب مکرم ناظر صاحب سے ملاقات کرنے کیلئے ہوٹل تشریف لائے۔ Mr. Saleem Nanuwar Sb. (میونسپل کاؤنسلر) شولاپور شہر و مکرم عاصف شیخ صاحب نے بھی مکرم ناظر صاحب کو دعوۃ طعام پر بلایا۔

مورخہ 26-2-04 کو منعقد جلسہ پیشوایان مذاہب میں 25 نئی نماعتوں سے 500 نومبائعین اور 100 غیر مسلم افراد نے شرکت کی۔اس کے علاوہ شولاپور شہر کی ہر بستی وعلاقہ سے بھی تقریباً 150 نومبائعین و کثیر تعداد میں زیر تبلیغ و غیر مسلم افراد شریک ہوئے۔اس طرح بفضلہ تعالیٰ اس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد پندرہ سو تک پہنچ گئی۔ Mr. Vishnu Dev Mishraji کمشنر آف پولیس کی طرف سے بھی بڑے ہی سخت حفاظتی انتظام کئے گئے تھے۔جس میں ایک A.C.P. پانچ سینئر انسپکٹر دس سب انسپکٹر و چالیس سے زائد پولیس کرمچاری ڈیوٹی پر تعینات تھے۔ہال کے اندر ہی ایک Book Stall کا انتظام کیا گیا تھا۔پانچ سو افراد کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا۔جلسہ سے ۲ دن قبل ہی شولاپور کے چھ اخبارات میں ہونے والے جلسہ سے متعلق خبر شائع ہوتی رہیں۔و بعد اختتام جلسہ اگلے روز جلسہ کی خبر اخبارات کی سُرخیاں بن گئیں۔تین لوکل ٹی.وی.چینل و ایک نیشنل سطح کی چینل سٹار پلس پر بھی اس پروگرام کی خبر دی گئی۔اللہ کے فضل سے اس جلسہ کے بڑے ہی بہترین نتائج سامنے آرہے ہیں۔

سینئر IPS افسران کی خدمت میں قرآن کریم کا تحفہ

مکرم عبدالرحمٰن صاحب IPS ضلع پولس کپتان (SSP) دھولے کی طرف سے منعقد کی گئی۔ایک تقریب میں پانچ اضلاع پر مشتمل ناسک زون کے انسپکٹر جنرل آف پولیس اور سبھی ضلع پولیس کپتان (SSP) کلکٹر و دیگر معززین اور مشہور سوشل ورکر اور ایناؤنسر شیخ صلاح الدین صاحب بھیونڈی والے و خاکسار کو بھی مدعو کیا گیا۔پروگرام میں ہم دونوں کو مکرم DGP صاحب و IG صاحب کے ساتھ ہی اسٹیج پر بیٹھایا گیا۔

اس تقریب میں خاکسار و شیخ صلاح الدین صاحب کو عزت مآب او.پی.بالی صاحب ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (DGP) مہاراشٹر کے ہاتھوں ’’قومی یکجہتی ایوارڈ‘‘ دیا گیا۔اس موقع پر خاکسار نے مکرم DGP صاحب کی خدمت میں قرآن مجید اور سٹیج پر تشریف فرما سینئر IPS جناب انکوش دھن وجے صاحب انسپکٹر جنرل آف پولیس ناسک رینج و شری دلیپ بنڈ صاحب IAS ضلع مجسٹریٹ (کلکٹر) دھولے کی خدمت میں لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔

اگلے روز مورخہ 30-11-03 کو مکرم عبدالرحمٰن صاحب IPS ضلع پولیس کپتان (SSP) دھولے و مکرم شیخ صلاح الدین صاحب اینا ؤنسر ساکن بھیونڈی کو بطور تحفہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی انگوٹھی پہنائی گئی۔

اس سے قبل Shri Vithal Rao Jadhav صاحب پولیس کپتان (SSP) پربھنی کی طرف سے منعقدہ ایک استقبالیہ تقریب میں مورخہ 3-2-02 کو سینئر IPS Ram Rao Ghadge صاحب انسپکٹر جنرل آف پولیس Nanded زون کے ہاتھوں بھی خاکسار کو ’’قومی ایکتا ایوارڈ‘‘ سے نوازا جاچکا ہے۔☆

(عقیل احمد سہانپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

تقریب شادی

خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد ساجد کی شادی عزیزہ سراج منیر صاحبہ کرڈاپلی اُڑیسہ کے ساتھ مورخہ 25.1.04 کو عمل میں آئی اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلئے باعث برکت بنائے۔اور دونوں کو تقویٰ کی راہوں پر چلائے۔اعانت بدر-/100 روپے۔

(ڈاکٹر صوفیہ خانم بھونیشور اڑیسہ)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 53 Tuesday, 4 May 2004 Issue No 18

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

.... حالات حاضرہ ....

ضیاء الحق کے زمانہ میں جو کچھ کیا گیا تھا اب اس کے مکمل بد اثرات محسوس کئے جا رہے ہیں

ہمارے سکولوں میں جو خطرناک تصورات زبردستی داخل کئے گئے تھے اب ان کا مقابلہ ضروری ہو گیا ہے...... پاکستانی دانشور اے ایچ نیر

جماعت اسلامی کے طلبا کی شاخ جمعیۃ طلبا نے حال ہی میں پاکستان میں سکولی نصاب میں تبدیلی کے خلاف ایک بہت بڑا مظاہرہ کیا تھا جس میں جہاد کے بارہ مین قرآنی آیات کی جگہ دوسری آیات داخل کی گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں حکومت پاکستان اور مذہبی جماعت کے درمیان تنازعہ پیدا ہو گیا ہے، جس سے بچنے کیلئے حکومت پوری کوشش کر رہی ہے۔ مذہبی تنظیموں کا کہنا ہے کہ حکومت جان بوجھ کر نصابی کتابوں میں جہاد کے حوالوں کو روکنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس محاذ آرائی کی وجہ سے کروڑوں سکولی بچے متاثر ہو رہے ہیں کیونکہ ان کے پاس یہ ضروری کتابیں نہیں ہیں۔ حالانکہ نیا تعلیمی سال پہلی اپریل کو شروع ہو چکا ہے۔

پریشان والدین روزانہ ان کتابوں کی تلاش میں بازاروں میں جاتے ہیں لیکن کتابیں نہ ملنے کی وجہ سے مایوس گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔ یہ تنازعہ اس وقت شروع ہوا تھا جب متحدہ مجلس عمل نے پارلیمنٹ میں وزیر تعلیم زبیدہ جلال کو اس بات پر آڑے ہاتھوں لیا تھا کہ انہوں نے نصابی کتابوں سے جہاد کے بارے میں قرآنی آیات حذف کرادی تھیں۔ اس کے جواب میں وزیر تعلیم نے کہا تھا کہ ان قرآنی آیات کی جگہ دوسری آیات شامل کی گئی ہیں، ان میں بھی جہاد کے حوالے ہیں۔ لیکن اس جواب سے مذہبی لوگوں کے جذبات ٹھنڈے نہیں ہوئے اور اس طرح یہ تنازعہ جاری ہے۔

اسلام آباد کی ایک تحقیقی تنظیم ڈیولپمنٹ پالیسی انسٹی ٹیوٹ کی رپورٹ نے متحدہ مجلس عمل کو اور بھی ناراض کر دیا ہے۔ اپنی رپورٹ میں اس تنظیم نے کہا ہے کہ حکومت کے سکولوں میں جو نصابی کتابیں استعمال کی جاتی ہیں ان کیوجہ سے مذہبی غیر رواداری پیدا ہوتی ہے۔ جہاد کے اس مسئلہ کے علاوہ نصابی کتابوں میں ملک کے نظریات کے بارے میں بھی کچھ حوالے حذف کر دیئے گئے ہیں۔ اس کی وجہ سے بھی مذہبی رہنما بہت ناراض ہیں۔ اس صورتحال کی وجہ سے پرائیویٹ ٹی وی چینلوں پر بحثیں بہت بڑھ گئی ہیں۔ جن میں زبیدہ جلال اور متحدہ مجلس عمل کے لیڈروں کے درمیان بحث ہوئی ہے۔

وزیر تعلیم کا کہنا ہے کہ نصابی اصلاحات سولہ سال پہلے کی گئی تھیں اور اب ان پر نظر ثانی کی بہت ضرورت تھی۔ اسی لئے نئی کتابوں کی اصلاحات کی گئی ہیں۔ انہوں نے متحدہ مجلس عمل کے اس الزام کو مسترد کر دیا کہ حکومت سکولی کتابوں میں تبدیلیاں امریکہ کے اشاروں پر کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک آزاد ملک ہیں اور ہماری پالیسی اور فیصلے ہمارے اپنے ہوتے ہیں۔ اس رپورٹ کے تیار کرنے والے ایک دانشور اے ایچ نیر نے ایک اخبار میں لکھا ہے کہ بیس سال پہلے ہمارے سکول میں جو خطرناک تصورات زبردستی داخل کئے گئے تھے اب ان کا مقابلہ کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل ضیاء کے زمانہ میں جو کچھ کیا گیا تھا اب اس کے مکمل اثرات محسوس کئے جا رہے ہیں۔ پاکستان کے آزاد خیال لوگوں کا بھی یہی خیال ہے۔ لیکن قدامت پرست لوگ اس کو ملک کی اسلامی شناخت کے منافی سمجھتے ہیں۔ جمیعۃ طلباء اور دوسری مذہبی تنظیموں نے دھمکی دی ہے کہ وہ اس کے خلاف ایک مہم شروع کریں گے۔

(بحوالہ ہند سماچار جالندھر ۲۳ را پریل ۲۰۰۴ء)

آسٹریلیا حضرت عیسیٰؑ کو بھی پناہ سے انکار کر سکتا ہے

پیٹر جینسن کرسمس کی تقریب میں تارکین وطن کے بارے ہارورڈ حکومت پر سخت تنقید

سڈنی کے آرچ بشپ پیٹر جینسن کا کہنا ہے کہ اگر آج حضرت عیسیٰ بھی پناہ لینے کیلئے آئیں تو آسٹریلیا انکار کر سکتا ہے۔ پیٹر جینسن نے کرسمس کے سلسلے میں ہونے والی ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے خاص طور پر تارکین وطن کے بارے میں اپنے ملک کی پالیسی پر تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ہماری اخلاقی حالت ایسی ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ بھی ایک بار پھر ہمارے سامنے آجائیں تو معتوب ہو جائیں۔

انہوں نے کہا کہ اس وقت حضرت عیسیٰ کا خاندان بھی پناہ گزین کی حیثیت سے آسٹریلیا آئے تو حکومت اسے آسٹریلیا میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے گی۔

جان ہارورڈ کی کنزرویٹر حکومت نے تارکین وطن کے بارے میں اتنی سخت ترین پالیسیاں اختیار کی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ پالیسیاں ترقی یافتہ ممالک میں سب سے زیادہ سخت ہیں۔ غیر قانونی تارکین وطن کو ملک میں داخل ہونے سے روکنے کیلئے آسٹریلوی پولیس ان تمام کشتیوں کو آسٹریلیا کی حدود سے دور ہی دور روک کر ناؤرو اور پاپوا نیوگنی کے جزائر کی جانب لے جاتی ہے۔ جہاں اُن کے کوائف کا جائزہ لیا اور فیصلہ کیا جاتا ہے۔

اس کے باوجود اگر کوئی کسی اور ذریعے سے آسٹریلیا آجاتا ہے تو اسے پناہ گزین کیمپوں میں زیر حراست رکھا جاتا ہے۔ جہاں ان کا فیصلہ ہونے میں کم سے کم چھ ماہ کا عرصہ ضرور لگ جاتا ہے اور بعض اوقات یہ عرصہ پانچ سال تک پر پھیل جاتا ہے۔ (بحوالہ ہفت روزہ لاہور ۱۱ اپریل ۲۰۰۴ء)

چھوٹے بچوں کا زیادہ ٹیلی ویژن دیکھنا ان کے دماغ کو نا قابل تلافی نقصان پہنچا سکتا ہے

سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف بیہیورل سائینسز ناگپور بیسڈ این جی او کی طرف سے کرائی گئی ریسرچ سے پایا گیا ہے کہ ننھے چھوٹے بچوں کا زیادہ ٹیلی ویژن دیکھنا ان کے دماغ کو نا قابل تلافی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ پچھلے ۴ سالوں سے چل رہی اس ریسرچ کے مطابق بچوں کے رویہ میں اشتعال انگیزی یا ہر بات کو منفی لینا یا اس کی مخالفت کرنے کی وجہ کے پیچھے زیادہ ٹی وی دیکھنا ہے۔ ایسے بچے اکثر فوراً اشتعال میں آجاتے ہیں اور غصہ میں بھڑک اُٹھتے ہیں۔ بچوں کے نفسیاتی ماہر ڈاکٹر شیلش پنگاؤنکر جو مذکورہ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر بھی ہیں نے بتایا کہ ۳۰۰۰ بچوں کا پچھلے ۲ سالوں میں مشکل رویہ کیلئے سکرینڈ ٹیسٹ لیا گیا۔ جس میں پایا گیا کہ جو بچے ہر روز ۴ گھنٹے سے زیادہ ٹی وی دیکھتے ہیں ان میں دوسروں کے مقابلے جو تھوڑا وقت ہی ٹی وی دیکھتے ہیں میں زیادہ غیر معمولی (ابنارمیلٹیز) عادات پائی گئیں۔ دو گھنٹے سے زیادہ ٹی وی دیکھنے والے بچوں کے کئی سپیشل ٹیسٹ کئے گئے ان کے برین میں جب وہ ٹی وی دیکھتے ہیں، خطرناک قسم کے کیمیکلز بنتے پائے گئے

غیر مستحکم عراق میں اقوام متحدہ کلیدی رول ادا کرے

تنظیم اسلامی کانفرنس کے اجلاس کی اپیل

ملائشیائی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ جون میں عراق میں امریکہ کی طرف سے اختیارات کی منتقلی کے بعد وہاں اقوام متحدہ کلیدی رول ادا کرے کیونکہ خطے میں سلامتی کی صورت حال تیزی سے غیر مستحکم ہوتی جا رہی ہے۔ تنظیم اسلامی کانفرنس کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اعظیم عبداللہ احمد بداوی نے بعض فلسطینی علاقوں تک انخلاء محدود رکھنے کے اسرائیلی منصوبے کی بھی مذمت کی جس کے بارے میں ناقدین کا کہنا ہے کہ اس طرح امن کے بین الاقوامی روڈ میپ اور مملکت فلسطین کے جلد قیام کے راستے سے انحراف کیا جا رہا ہے۔ ۵۷ رکنی اسلامی تنظیم کے سربراہ عبداللہ نے اپنے افتتاحی خطبے میں کہا کہ خطے میں بالخصوص فلسطین اور عراق میں صورت حال انتہائی خطرناک ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تازہ واقعات سے جہاں دونوں مقامات پر استحکام اور یکجہتی کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے وہیں ہمسایہ ملکوں میں بھی امن وسلامتی خطرے میں ہے۔

صدر مصر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ امریکہ کے تیئں عربوں کی نفرت اتنی کبھی نہیں تھی۔ اسلامی تنظیم کی یہ میٹنگ ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب امریکہ ایک قرارداد تیار کر رہا ہے جس کے ذریعہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے کہا جائے گا کہ وہ عراق مقتدرہ کو اختیار منتقل کرنے کے بعد عراق میں ایک نئی عراقی حکومت کی تائید کرے جس میں وہاں کثیر اقوامی فورس رہے گی اور اقوام متحدہ اپنا رول ادا کرے گا۔ عبداللہ نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ اقوام عالم کی طرف سے اس کوشش کی تائید کی جائے گی کیونکہ عراق میں امن اور استحکام قائم کرنے کی یہی بہترین صورت ہے۔ مسلم ممالک نے اب تک عراق میں موجود امریکہ کی قیادت والی اتحادی فوج سے دوری رکھی ہے لیکن کچھ ممالک اقوام متحدہ کی کمان میں بننے والی کثیر قومی فوج کے سلسلے میں واشنگٹن کی اپیل پر غور کرنے کے خواہش مند ہیں۔ ملائشیا اور پاکستان نے کہا ہے کہ اگر اقتدار عراقی اتھارٹی کو سونپ دیا جائے اور عراق میں سکیورٹی کے حالات مستحکم ہوں تو وہ اقوام متحدہ کے سٹاف اور تنصیبات کی حفاظت کیلئے فوج بھجوا سکتے ہیں۔ لیکن اقتدار کی منتقلی خونریزی اور اغوا کے واقعات کی نذر ہو گئی ہے۔ مسٹر عبداللہ نے کہا کہ اسرائیل سرکاری دہشت گردی کا مرتکب ہے اور یہ خطرہ ہے کہ اس جھگڑے میں امریکہ ایماندار ثالث کا رول کھو دے گا۔ انہوں نے فلسطینیوں کی خودکش بمباری کی بھی مذمت کی اور اسے انسانی جانوں کی غیر ضروری قربانیاں بتایا۔